۲۰ نومبر ۱۹۹۵ء کی گرفتاری سے قبل ابوریحان علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ سے
ماہنامہ خلافتِ راشدہ کا

شاہکار انٹرویو

خاندانی پس منظر، برادران، اولاد، تعلیم، سپاہ صحابہ میں شمولیت
مولانا حق نواز [illegible] قیادت، مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کی شہادت،
مولانا محمد اعظم [illegible] رفاقت کا تذکرہ، جدوجہد، پروگرام اور نصب العین
جس میں زندگی کے تمام گوشوں پر گفتگو ہوئی۔

انٹرویو نگار: ایم آئی صدیقی

ناشر: اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد پاکستان

مملوکہ مشتاق احمد کوٹ چاندنہ میانوالی

۲۰ نومبر ۱۹۹۵ء کی گرفتاری سے قبل ابوریحان علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید رح سے ماہنامہ خلافتِ راشدہ کا

شاہکار انٹرویو

خاندانی پس منظر، برادران، اولاد، تعلیم، سپاہِ صحابہ میں شمولیت
مولانا حق نواز شہید رح کی قیادت، مولانا ایثار القاسمی شہید رح کی شہادت،
مولانا محمد اعظم طارق کی رفاقت کا تذکرہ جدوجہد، پروگرام اور نصب العین
جس میں زندگی کے تمام گوشوں پر گفتگو ہوئی۔

انٹرویو نگار: ایم آئی صدیقی

ناشر: اشاعت المعارف ریلوے روڈ، فیصل آباد، پاکستان

عرض ناشر

یہ مختصر کتابچہ شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمان فاروقی شہید کے شاہکار انٹرویو پر مشتمل ہے جو قریباً" تین سال قبل ماہنامہ خلافت راشدہ کے شماروں میں قسط وار شائع ہوچکا ہے۔ یہ انٹرویو محترم جناب ایم آئی صدیقی صاحب نے کئی نشستوں میں ریکارڈ کیا تھا کیونکہ علامہ فاروقی شہید کی بے پناہ مصروفیات کی وجہ سے ایک ہی نشست میں اس کی تکمیل ممکن نہ تھی۔ علامہ فاروقی شہید جب بھی جھنگ تشریف لاتے ان کے ساتھ گفتگو کو ریکارڈ کرلیا جاتا۔ اس انٹرویو میں ان کی زندگی کے ہر پہلو پر بات ہوئی۔ تنقیدی' تبلیغی' مشنری حتیٰ کہ ہر قسم کے سوالات کئے گئے جن کا علامہ فاروقی شہید نے بڑے احسن انداز میں جواب دیا۔ جب یہ انٹرویو خلافت راشدہ میں شائع ہوا تو فاروقی شہید نے خود اس کو اپنی زندگی کا شاہکار انٹرویو قرار دیا تھا۔ یہ مکمل انٹرویو آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ امید ہے آپ کو پسند آئے گا۔

قاری عبدالغفار سلیم

ناظم اشاعت المعارف'

[illegible]، فیصل آباد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قائد سپاہ صحابہ

ابو ریحان علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ

کی زندگی کا شاہکار انٹرویو

س:۔ سب سے پہلے آپ اپنے خاندانی پس منظر سے آگاہ فرمائیں؟

ج:۔ ہمارا آرائیں فیملی سے تعلق ہے۔ تقسیم ملک سے پہلے ضلع جالندھر کے ساتھ ہمارا تعلق تھا۔ والد صاحب اور دادا جان وہاں قیام پذیر تھے وہیں ہمارے والد صاحب کا تعلق مولانا محمد علی جالندھری صاحب جو ہمارے رشتے دار تھے کے ذریعے حضرت مولانا سید عطا اللہ شاہ بخاری سے ہوا۔ ہمارے والد صاحب دینی ذہن کے آدمی تھے اور حضرت شاہ جی کے ساتھ مل کر انہوں نے مجلس احرار میں کافی کام کیا تھا اور اس کے علاوہ ہمارے پانچ تایا جان تھے اور ایک چچا تھے ان میں سے کوئی مولوی یا عالم نہیں تھا۔ ہمارے دادا جان یہ کہا کرتے تھے کہ ہماری اولاد میں علماء پیدا ہوں گے اور دین کی خدمت کریں گے۔ تقسیم ملک کے بعد والد صاحب یہاں سمندری میں آکر قیام پذیر ہوئے اور دادا جان گوجرہ کے پاس ایک گاؤں ہے (روچارام) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں وہاں ان کا قیام ہوا اور بعد میں وفات بھی ان کی وہیں ہوئی اور ہمارے تایا جان اور دو پھوپھی جان بھی یہیں قیام پذیر ہوئے۔ ہمارے والد صاحب نے سمندری میں آکر دین کا کام شروع کیا اور اسی جگہ پر سالانہ ختم نبوت کانفرنسیں کراتے رہے اور ۱۹۵۳ء کی ختم نبوت کی تحریک میں والد صاحب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا

س:۔ کچھ بھائیوں اور اولاد کے متعلق بھی بتائیں؟

ج:۔ ہمارے والد صاحب کی پہلی شادی ہندوستان میں ہوئی تھی اس سے ہمارے دو بھائی اور ایک بہن تھی بھائی کا نام تھا گل شیر جو ہمارے والد صاحب نے مولانا گل شیر رحمتہ اللہ علیہ کے نام پر رکھا تھا لیکن تقسیم میں جب سب لوگ آئے تو وہ راستے میں ہندوؤں کے ہاتھوں قتل ہو گئے۔ گل شیر جو ہمارا بڑا بھائی تھا وہ بھی دوسرا بھائی بھی اور بہن بھی اور وہ والدہ بھی۔ پاکستان میں آکر والد صاحب نے دوسری شادی کی جس سے ہمارے بڑے بھائی قاری عطاء الرحمان شہباز پیدا ہوئے اور ایک اور لڑکا تھا جو فوت ہو گیا۔ اس کے بعد والد صاحب نے ۱۹۵۲ء میں مولانا ابراہیم صاحب میاں چنوں والوں نے والد صاحب کی شادی خانیوال میں کروائی جس سے ۴ مارچ ۱۹۵۳ء کو میری پیدائش ہوئی اور یہ اتفاق کی بات ہے کہ ۴۔ مارچ کو جس دن میری پیدائش ہوئی ختم نبوت تحریک کا آغاز ہوا اور لاہور میں اس تحریک کے نتیجے میں ۱۰۰۰۰ آدمی شہید ہوئے اور والد صاحب اس موقعہ پر سکھر جیل میں تھے۔ ختم نبوت کی تحریک میں وہاں حضرت شاہ جیؒ نے ان کی ڈیوٹی لگائی تھی اور وہاں جا کر انہوں نے تحریک چلائی، جلوس نکالے، اسی دن میری پیدائش ہوئی تو یہ پیدائشی طور پر ہمارا پس منظر ہے۔ والد صاحب نے اس تحریک میں پہلے فیصل آباد اور پھر سکھر اور ملتان میں کام کیا۔ جس کے نتیجے میں وہ کافی عرصہ جیل میں رہے اور والد صاحب کی اس تیسری شادی سے سب سے پہلے میں پیدا ہوا اور اس کے بعد میرے پانچ بھائی اور ہیں جس میں سے ایک فوت ہو گیا اور اس سے چھوٹے حاجی شفاء الرحمان ہیں اور حاجی محمد طیب ہیں جو اپنے حلقہ کے کونسلر تھے اور طاہر محمود ہے جو خلافت راشدہ کا ایڈیٹر ہے اور اسی طرح محمد عابد ہیں جو اس وقت سعودی عرب میں ہے اور ایک ہمشیرہ ہے جو سب سے چھوٹی ہیں جن کی شادی وہاں سمندری میں ہی ڈاکٹر امجد صاحب ہیں ان کے ساتھ ہوئی ہے۔

س:۔ آپ کی شادی کب ہوئی؟ کیا خاندان میں ہوئی؟ آپ کے کتنے بچے ہیں؟

ج:۔ میری شادی میری خالہ زاد کے ساتھ ہوئی۔ چیچہ وطنی میں اور ان

کے بھائی ہیں بڑے حافظ اطہر صاحب جو اس وقت اکاؤنٹس آفیسر ہیں لاہور میں اور میرے خالو اور سسر حافظ منیر احمد صاحب ان کا ٹرانسپورٹ کا کاروبار رہا ہے ساری عمر اور اب وہ بوڑھے ہوگئے ہیں۔ میری شادی ۱۱۶ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو چیچہ وطنی میں ہوئی۔ اس وقت ان کی رہائش چیچہ وطنی میں تھی اب وہ لاہور منتقل ہوگئے ہیں اور اس سے میرے سات بچے ہیں۔ ریحان، عثمان، نعمان، سلمان۔ تین بچیاں ہیں تو اس میں اتفاق کی بات ہے کہ میرا جو تیسرا بچہ ہے نعمان ان کا نام حضرت نعمان بن مکرم کے نام پر رکھا ہے جنہوں نے شہنشاہ ایران کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی تھی۔ جنگ قادسیہ کے موقعہ پر اور یہ بچہ جو نعمان ہے مولانا حق نواز شہید کے بچے مسرور نواز کا ہم عمر ہے جس رات وہ پیدا ہوا اسی رات یہ پیدا ہوا اور اس وقت مولانا حق نواز شہیدؒ میانوالی جیل میں تھے۔ اور میں فیصل آباد جیل میں تھا۔ یہ غالباً ۱۹۸۷ء کی بات ہے میرے دو بڑے لڑکے قرآن مجید کے حافظ ہو چکے ہیں۔ پرائمری کے بعد اور ایک بچی قرآن کی حافظہ ہے کہ علامہ فاروقیؒ کی شہادت کے بعد اس وقت تینوں بچیاں حفظ قرآن مکمل کر چکی ہیں اور دینی تعلیم کے حصول میں منہمک ہیں دو بڑے صاحبزادے ریحان محمود ضیاء اور عثمان محمود ضیاء بھی میٹرک تک عصری تعلیم کے بعد درس نظامی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور باقی بچے بھی قرآن حفظ کر رہے ہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ ان کو میٹرک اور ایف اے بی اے کی تعلیم دلواؤں گا ساتھ ساتھ درس نظامی کا کورس جو وفاق المدارس کے تحت ہے وہ بھی انہیں مکمل کراؤں گا۔ مجھے امید ہے کہ میں اس پروگرام میں کامیاب ہوں گا۔ انشاء اللہ

س:- اچھا ذرا اپنی تعلیم کے متعلق فرمائیں۔ کہاں کہاں آپ نے تعلیم حاصل کی اور آپ کے اساتذہ کرام کون کون سے اداروں سے تعلیم حاصل کی دین کی تعلیم بھی اور دنیا کی تعلیم بھی کچھ اس کی تفصیل...؟

ج:- جب میری عمر تقریباً سات سال تھی ۱۹۶۰ء میں تو خانیوال میں بستی سراجیہ ہے وہاں ہمارے ماموں رہتے ہیں تو مجھے وہاں والدہ نے داخل کرادیا اور غالباً ۵۸ء میں میں وہاں داخل ہوا اور اس کے بعد ۱۹۶۳ء میں میں نے وہاں پرائمری کا امتحان دیا

سکول نمبر ۲ خانیوال میں وہاں ہمارے اساتذہ میں ایک ماسٹر غلام جیلانی صاحب تھے اور بھی اساتذہ تھے وہاں میں پانچویں جماعت میں فرسٹ آیا تھا۔ اور ۱۹۶۳ء ہی میں میرے والد نے مجھے جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں درجہ حفظ کے لئے داخل کرایا تھا تو وہاں ہمارے استاد تھے۔ حضرت سید نذر محمد شاہ صاحب بہت پرانے استاد تھے۔ سادات فیملی سے ان کا تعلق تھا۔ اس وقت ان کا مدرسہ ساہیوال میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ نہر کے کنارے پر مدرسہ انوار رحمت ہے جہاں کئی سو لڑکے پڑھتے ہیں۔ علیحدہ ان کا مدرسہ ہے ان سے میں نے قرآن حفظ لیا۔ ۶۳ میں داخل ہوا اور میں وہاں تقریباً کوئی ۶۷ء تک رہا۔ جامعہ رشیدیہ میں جو مدرسہ کی پرانی عمارت ہے وہاں قرآن پڑھتے تھے۔ اور اس دوران مجھ سے بڑے بھائی مولانا عطاء الرحمان صاحب اور مجھ سے چھوٹے شفاء الرحمان تاندلیانوالہ مدرسہ نظامیہ میں پڑھا کرتے تھے اور میں ۶۷ء میں جب وہاں سے فارغ ہوا تو اس کے بعد ۶۸ء میں درس نظامی کے لئے مجھے والد صاحب نے اسی مدرسہ جامعہ رشیدیہ میں داخل کرایا۔ فارسی کی کتابیں میں نے جامعہ رشیدیہ ہی سے پڑھیں فارسی کی کتابوں میں میرے اساتذہ تھے مولانا یوسف لدھیانوی بینات کے ایڈیٹر ان سے میں نے گلستان کی کتاب پڑھی فارسی کی اور اس کے علاوہ وہاں پر جو اساتذہ تھے۔ مولانا مختار احمد صاحب تھے اور مولانا علامہ غلام رسول صاحب فوت ہو گئے اور مولانا مفتی مقبول احمد صاحب جو اس وقت گلاسگو (برطانیہ) میں بہت بڑے مفتی ہیں۔ (سنٹرل ماسق میں) ان سے میں نے تاریخ اسلام کا ایک سبق پڑھا اور مولانا حبیبؒ اللہ صاحب جامعہ رشیدیہ کے استاد، مہتمم اور ناظم اعلیٰ تھے۔ ان سے بھی میں نے تاریخ کی ایک کتاب پڑھی ہے۔ اسی ابتدائی حصے میں فارسی کے ابتدائی دور میں اس کے بعد درس نظامی کا جو دوسرا مرحلہ یعنی ابتدائی تربیت ہوتی ہے اس کے لئے میں خیر المدارس ملتان میں داخل ہوا اور اس دوران میں نے خیر المدارس میں ابتدائی عربی پڑھی اور اس میں میں نے نور الایضاح وغیرہ ہدایۃ النحو اور علم الصیغہ وغیرہ پڑھیں۔ علم الصیغہ کے میرے استاد مولانا صدیق صاحب ہیں جو اس وقت وہاں شیخ الحدیث ہیں اور میں نے نور الایضاح مولانا منظور احمد صاحب سے پڑھی ہے اس وقت وہ خیر المدارس میں امام اور خطیب بھی

ہیں۔ خیر المدارس میں تبرکا" مولانا خیر محمد صاحب جالندھری" سے بھی نور الایضاح کا ایک سبق پڑھنے کا اتفاق ہوا اور میں سمجھتا ہوں یہ بہت بڑا شرف ہے۔ مولانا خیر محمد جیسا دین دار عالم جو اپنے دور کا بہت بڑا عالم تھا جس نے بخاری شریف کی عربی میں خیر الباری کے نام سے نو جلدوں میں شرح لکھی اور مجھے خوشی ہے کہ مولانا خیر محمد کے علوم کو مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب عام کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے دادا کی یہ کتاب خیر الباری شائع کی ہے یہ بہت منفرد کتاب ہے اور نور الایضاح والے سال وہاں رہا اور اس کے بعد پھر ایک غلطی کی وجہ سے مجھے مدرسہ سے فارغ کر دیا گیا اور وہ غلطی یہ تھی کہ اس وقت ۶۹ میں غالبا" ایک کانفرنس ہوئی تھی لاہور میں جمعیت علماء اسلام کی طرف سے آئین شریعت کانفرنس اس میں ہم بغیر اجازت کے چلے گئے تھے۔ خیر المدارس سے لاہور اس جرم میں ہمیں مدرسہ سے نکال دیا گیا اور پھر میں اس سے اگلے سال دار العلوم کبیر والا میں داخل ہوا غالبا" ۷۰ء کا سال تھا دار العلوم کبیر والا میں پھر میں نے ابتدائی کتابیں بعد میں پڑھیں دو سال بلکہ تین سال تک میں وہاں پڑھتا رہا ہے اور دار العلوم کبیر والا میں ہمارے استاد شیخ الحدیث مولانا عبد المجید صاحب کہروڑ پکا والے جو کہ ہمارے رشتے میں ماموں بھی لگتے ہیں اور ہمارے ساتھ قریبی تعلقات بھی ہیں وہ مجھے وہاں لے گئے تھے اس وقت وہ وہاں مدرس تھے اور ان کا ایک بہت بڑا طلبہ میں حلقہ ہے۔ مولانا حق نواز شہید صاحب سے میری پہلی ملاقات بھی مولانا عبد المجید صاحب کے پاس ہوئی اس وقت مولانا حق نواز صاحب بھی وہاں پڑھتے تھے وہ مجھ سے درس میں ایک سال آگے تھے اور جو اساتذہ دار العلوم کبیر والا میں مولانا حق نواز صاحب کے تھے وہی میرے تھے اور خیر المدارس میں بھی جو اساتذہ ان کے تھے وہی میرے تھے۔ تو اس طرح مولانا حق نواز صاحب میرے ہم استاد اور ہم مکتب رہے ہیں۔ مدرسہ ہمارا ایک رہا ۱۹۷۱ء کے سال میں جب پاکستان کے دو ٹکڑوں میں بٹ جانے کا افسوسناک واقعہ پیش آیا۔ (۱۶ دسمبر کو) اس وقت ہم وہیں پڑھتے تھے اور اسی طرح ۱۹۶۵ء کی جب جنگ ہوئی مجھے یاد ہے اس وقت میں جامعہ رشیدیہ میں پڑھتا تھا جب رات کو بلیک آؤٹ وغیرہ ہوتا تھا تو ۱۹۶۵ء میں میں وہیں تھا اور اس دوران یہ بھی ہوا کہ میں دورہ تفسیر کے

لئے مولانا عبد اللہ بہلویؒ کے پاس شجاع آباد گیا تو مولانا حق نواز شہیدؒ بھی وہاں دورہ تفسیر کے لئے گئے اور کچھ وقفے کے بعد میں اور مولانا حق نوازؒ حضرت مولانا عبد اللہ بہلویؒ سے بیعت ہوئے پہلے وہ بیعت ہوئے تھے بعد میں میں بیعت ہوا۔ یہ بڑا اچھا دور تھا یہ غالباً ۷۰، ۷۱ کا دور تھا۔ اسی دوران یہ شرف بیعت حاصل ہوا۔ پھر دارالعلوم کبیر والا میں ایک افسوسناک واقعہ ۷۲ کے شروع میں پیش آیا۔

مدرسے کے اندر اساتذہ میں بھی کچھ اختلاف تھا لیکن اساتذہ کے اس اختلاف کی وجہ سے طلباء میں بھی کلیش ہوا۔ مولانا عبد المجید صاحب تھے اور مقابلہ میں مہتمم صاحب تھے مولانا منظور الحق صاحب، مولانا منظور الحق صاحب دیوبند کے فاضل تھے۔ بہت بڑے عالم تھے۔ یہ مولانا شمس الحق صاحب جو اس وقت کبیر والا میں ہیں جنہوں نے علیحدہ مدرسہ بنایا ہے ان کے والد تھے تو ان کا شاید آپس میں اختلاف ہوا یا کیا بات ہوئی ہمیں اس کی تفصیل کا صحیح علم نہیں لیکن اس اختلاف کے نتیجے میں طلباء کے دو گروپوں میں تصادم ہوا جس کے نتیجے میں ۸۰ طلباء جن میں میں بھی شامل تھا مدرسے سے نکال دیئے گئے اور مولانا عبد المجید صاحب اور ان کے ساتھ ایک دو اور استاد بھی اور کئی لائق و فائق لڑکے بھی تھے۔ اشفاق ہاشمی وغیرہ طفیل ہاشمی آف لاہور (گولڈ میڈلسٹ) اور دارالعلوم کبیر والا کے اندر مولانا عبد الستار تونسوی صاحب کے صاحبزادے مولانا عبد الغفار اور مولانا عبد الجبار بھی میرے ہم کلاس ہیں اور مولانا عبد الشکور دین پوری کا ایک صاحبزادہ تھا عبد القدیر وہ میرا کلاس فیلو تھا جو بعد میں فوت ہو گیا۔ بہت اچھا ہونہار لڑکا تھا اور اسی دارالعلوم کے اندر حضرت مولانا خان محمد مدظلہ العالی کے لڑکے حاجی عزیز احمد صاحب اور خواجہ حاجی داؤد صاحب بھی تھے۔ حاجی عزیز احمد صاحب بھی جو ۸۰ لڑکے نکلے ان کے ساتھ کہروڑ پکا مدرسہ میں گئے۔ جب یہاں سے نکلے تو کہروڑ پکا (حال ضلع لودھراں) میں ایک مدرسہ تھا۔ باب العلوم جو وہاں ایک حافظ عبد الرحمان صاحب نے قائم کیا تھا۔ دو تین ایکڑ میں یہ مدرسہ بالکل بے آباد اور ویران تھا۔ وہاں اس وقت بجلی بھی نہیں تھی۔ سڑک بھی کوئی نہیں اور ادھر سے روڈ بھی کوئی نہیں صرف ایک ٹرین جاتی تھی۔ بورے والا سے کہروڑ پکا تو وہاں پھر

ان اساتذہ اور ۸۰ لڑکوں کو دعوت ملی تو مولانا عبدالمجید ان طلباء کو لیکر وہاں چلے گئے اور ان کو مدرسے کا مکمل اختیار دے دیا گیا۔ یہ غالباً" ۱۹۷۲ء کی بات ہے ۸۰ طالب علموں سے وہ مدرسہ آباد ہوا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ ایک یونیورسٹی کی شکل اختیار کرچکا ہے۔ جہاں چھ سات سو طالب علم ہیں۔ میں نے اپنی طالب علمی کی زندگی میں سب سے زیادہ اکتساب فیض مولانا عبدالمجید صاحب سے ہی کیا اور اس دوران ایک اور واقعہ پیش آیا کہ یہ جو کتابیں لکھنے کا میرا شوق ہے عربی میں بھی میں نے کچھ کتابیں شروع میں لکھی ہیں اور اردو میں یہ شوق اس وقت پروان چڑھا کہ جب اساتذہ کرام کے اسی اختلاف کے نتیجے میں مجھے دارالعلوم کبیروالا سے نکالا گیا تو میں نے شکایت کی حضرت اقدس مولانا خان محمد صاحب سے (ہماری والدہ اور ہمارے ماموں صاحب ان کے مرید ہیں) تو میں نے ان سے کہا کہ مجھے بلاوجہ یہاں سے خارج کیا گیا ہے تو مولانا خان محمد صاحب مجھے اپنے ساتھ خانقاہ سراجیہ لے گئے یہ ۷۲ء کے آغاز کی بات ہے میں تین مہینے وہاں داخل رہا اور کنزالدقائق کتاب وہاں پڑھی تو کتابیں لکھنے کا شوق وہیں زیادہ ہوا کیونکہ وہاں ایک پرانا کتب خانہ ہے۔ دن رات کتابوں کا مطالعہ کیا اور ایک ایسا عشق کتابوں سے لگا کہ اب کتاب کے بغیر نہ رات گزرتی ہے نہ دن حالانکہ انتی مصروفیت ہوتی ہے لیکن میں کوئی وقت کتاب کے بغیر گزار نہیں سکتا یہ میری مجبوری ہے تین مہینے وہاں گزارے اور اس کے بعد مجھے دوبارہ دارالعلوم کبیروالا میں داخلہ ملا تو اس کے بعد یہ واقعہ جو میں پہلے بیان کیا یہ بعد میں پیش آیا پھر ہم کہروڑپکا چلے گئے۔ کہروڑپکا میں میں نے غالباً" تین سال گزارے ہیں۔ ۷۲ء کے آخر کا دور اور ۷۳ء اور ۷۴ء کا جو میرا دور تھا یہ مشکواۃ شریف کا دور تھا۔ میں نے ۷۰ء کے الیکشن میں ایک کتاب صحابہ کرام کی ناموس پر لکھی تھی۔ چھوٹا سا پمفلٹ تھا سولہ صفحے کا' یہ مجھے شروع سے شوق تھا اور اسی ۷۰ء کے بعد ۷۲ء میں مولانا مفتی محمود صاحب جب سرحد کے وزیراعلیٰ بنے اور انہوں نے شراب پر پابندی لگائی اور پورے ملک میں شور مچا تو میری دوسری کتاب تھی "تذکرہ مفتی محمود" جو اس وقت میں نے مفتی صاحب کے پاس وہاں جاکر لکھی اور بعد میں یہ طالب علمی کے دوران ہی چھپ گئی تھی۔ اور تیسری میری کتاب تھی

CS CamScanner

"رہبرو رہنما" سیرت النبی ﷺ پر جو میں نے باب العلوم مدرسہ میں بیٹھ کر لکھی تین حصے ا سکے وہاں مکمل ہوئے اور اس کے علاوہ ۷۴ء میں جو موومنٹ چلی ختم نبوت کی اس میں میں گرفتار ہوا روہیلانوالی ضلع مظفر گڑھ سے اور ایک مہینہ مظفر گڑھ جیل میں رہا اور وہاں یہ کتاب پایہ تکمیل تک پہنچی۔ وہاں ایک سپرنٹنڈنٹ تھے عبدالستار عاجز صاحب انہوں نے مہربانی کی کہ شہر کی میونسپل لائبریری کی کتابیں مجھے وہاں مہیا کردیں اس کی وجہ سے یہ کتاب رہبرو رہنما وہاں مکمل ہوئی اس وقت میرا مشکواۃ شریف کا سال تھا اور میں جمعیت طلبہ اسلام صوبہ پنجاب کا نائب صدر تھا اور پنجاب کا کوئی شہر ایسا نہیں تھا جہاں اس دوران میری تقریر نہیں ہوئی ہر جگہ تقریریں ہم کرتے تھے۔ طالب علم کی حیثیت سے اور اس کے بعد میں ۷۵ء میں ملتان داخل ہوا۔ خیر المدارس میں دورہ حدیث ہم نے پھر وہاں کیا۔ دورہ حدیث کے اساتذہ میں مولانا محمد شریف کشمیری رحمتہ اللہ عیہ اور مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب کے والد مولانا محمد شریف صاحب تھے۔ ان سے میں نے شمائل ترمذی پڑھی، بخاری شریف اور ترمذی شریف ہم نے مولانا محمد شریف کشمیری صاحب سے پڑھی تھی۔ ابوداؤد شریف کے میرے استاد ہیں مولانا مفتی عبدالستار صاحب اور مسلم شریف کے استاد مولانا محمد صدیق صاحب ہیں جو پہلے بھی میرے استاد رہ چکے تھے۔ مدرسہ خیر المدارس میں یہ معمول تھا کہ والد صاحب کی بیماری کی وجہ سے مشکواۃ شریف کے سال ہی سے کھروڑپکا سے سمندری جمعہ پڑھانے آتا تھا۔ پورا سال میں نے جمعہ پڑھایا اسی طرح خیر المدارس والا سال بھی دورہ حدیث کا سال تھا۔ تو جمعہ اس دوران بھی میں سمندری میں پڑھاتا رہا جامعہ مسجد محمدیہ میں جو کہ ہماری آبائی مسجد ہے اور والد صاحب نے اس کی بنیادیں رکھی تھیں۔ اس لئے ہم نے اسی مسجد سے اپنے دینی کام کا آغاز کیا تھا۔ ۷۵ء میں دورہ حدیث سے فارغ ہوتے ہی سب سے پہلے میں نے گورنمنٹ ہائی سکول سمندری سے پرائیویٹ امتحان کے ذریعے میں نے میٹرک پاس کی اور کچھ عرصہ کے بعد میں نے گورنمنٹ کالج سمندری سے پنجاب یونیورسٹی کے تحت بی اے کا امتحان دیا اور کامیابی حاصل کی اس دوران مطالعہ و تحریر کا شغل بھی ہوتا رہا چنانچہ میری اس وقت ۴۰ کے قریب ملا کر کتابیں چھوٹی بڑی بنتی ہیں

جن میں سے کچھ بیس تئیس چھپ چکی ہیں باقی چھپنے والی ہیں۔

س:۔ تو دورہ حدیث کے بعد کوئی مزید تکمیل فنون وغیرہ.....؟

ج:۔ نہیں! دورہ حدیث کے فوراً بعد میں سمندری میں آگیا تھا ایک تو ہماری مسجد کی امامت اور خطابت تھی اور دوسرا اس وقت یہ دارالعلوم فیض عام جو مدرسہ ہے اس کی بنیاد میں نے رکھی تھی تو دو چار سال یہ مدرسہ میرے زیر انتظام رہا بعد میں انتظامیہ سے اس بنیاد پر کہ میں درس نظامی شروع کرنا چاہتا تھا اور انتظامیہ اس پر راضی نہیں تھی تو میں اس سے علیحدہ ہوگیا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد میں نے جمعیت طلباء کے بعد علیحدہ دینی کام شروع کیا تو یہ کام پورے ملک میں شروع ہوا اور اس دوران مولانا حق نواز اور میں مل کر ایک جماعت (جس کا نام کاروان اہل سنت) تھا میں شامل ہوئے جس کی ماہانہ میٹنگ ہماری ہوتی تھی اور اس دوران پھر مولانا حق نواز شہیدؒ سے زیادہ قریب ہونے کا موقع ملا۔ ویسے پہلے بھی ہماری واقفیت تھی یہ اس دور کی بات ہے جب ابھی سپاہ صحابہ قائم نہیں ہوئی تھی اور اس دوران یہ بھی ہوا کہ ۷۹ کے بعد میں کراچی چلا گیا تھا۔ ۱۹۸۰ء میں میں کراچی میں تھا اور ایک سال میں میں نے جامعہ فاروقیہ میں ایک سال تدریس کی ہے اور وہاں مختصر المعانی اور ترجمہ قرآن کے دو اسباق میرے پاس تھے دو سال میں وہاں رہا ہوں ایک سال دورہ حدیث کے طلباء کو میں تاریخ کے موضوع پر ایک لیکچر دیتا رہا۔ اس دوران یہ مولانا عبدالکریم ندیم وغیرہ وہیں میرے پاس پڑھے ہیں اور مولانا عادل صاحب جو اس وقت جامعہ فاروقیہ کے نائب مہتمم اور ماہنامہ الفاروق کے ایڈیٹر ہیں وہیں تھے دورہ حدیث کے لئے میں ایک سال تقریباً دو گھنٹے روزانہ یہ سبق لیتا رہا اور اس کے بعد میں نے وہاں شعبہ تصنیف و تالیف جاری کیا اب جو میری کتاب "اسلام میں صحابہ کرام کی آئینی حیثیت" کے نام سے چھپی ہے یہ اصل میں وہاں لکھی گئی تھی اور اس وقت اس کا نام "ستارے چاند کے" تھا اور مختصر تھی ڈیڑھ سو صفحے کی بعد میں پھر اس کو مکمل کیا گیا ہمارے والد صاحب ۸۱ء کے اندر بیمار ہوگئے زیادہ۔ تو پھر میں واپس آگیا تھا۔

س:۔ آپ نے کبھی مناظرہ بھی کیا.....؟

ج:- میں نے باضابطہ مناظرہ کسی باقاعدہ حلقہ میں نہیں پڑھا لیکن مناظرہ کی تمام کتابیں پرائیویٹ ہم نے پڑھی ہیں۔

س:- مولانا صاحب میں گزارش کروں گا کہ آپ نے کافی اساتذہ کرام کے نام بتائے ہیں خاصی طویل فہرست ہے اس میں سے آپ کے خاص اساتذہ کرام کون سے ہیں جنہوں نے آپ کی زندگی میں نمایاں تاثر چھوڑا ہو....؟

ج:- جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے میرے استاد تھے مولانا قاری سید نذر محمد شاہ صاحب۔ وہ بہت شفیق استاد تھے انہوں نے اپنا مدرسہ انوار رحمت بنایا ہوا ہے یہ درجہ حفظ میں میرے استاد تھے اور اسی طرح درجہ کتب میں جو نامور اساتذہ ہم نے پائے ہیں وہ ہیں۔ مولانا مفتی عبدالستار صاحب خیرالمدارس والے اور مولانا محمد صدیق صاحب اور ان سے بھی زیادہ وقت جنکے پاس میں نے گزارا وہ مولانا عبدالمجید صاحب کہروڑ پکا والے باب العلوم کے مہتمم اور شیخ الحدیث ہیں ان کے پاس سب سے زیادہ وقت میں نے گزارا ہے اور سکول کے اندر ہمارے جو ابتدائی استاد ہیں خانیوال میں وہ میرے ماموں ہیں ماسٹر حبیب اللہ صاحب پرائمری تک میں نے انہی کے پاس وقت گزارا ہے سکول سے لیکر دورہ حدیث تک یہ میرے نامور اساتذہ ہیں۔ میٹرک کی تیاری میں نے سمندری میں کی ہے پرائیویٹ وہاں ہمارے استاد ماسٹر محمد یوسف صاحب ہیں اور اسی طرح ایف اے اور بی اے کی تیاری بھی میں نے پرائیویٹ سمندری میں کی تھی اور سمندری میں ہی میں نے امتحان دیا پنجاب یونیورسٹی کے تحت۔

س:- حصول علم کے بعد پھر آپ نے اپنی عملی زندگی کا آغاز ہی پرائیویٹ تدریس سے کیا؟ کچھ عرصہ غالباً" آپ نے اوقاف میں ملازمت بھی کی ہے؟

ج:- اوقاف میں ملازمت تو کافی عرصہ پہلے کی تھی کیونکہ والد صاحب جس مسجد میں تھے جس کی بنیاد انہوں نے خود رکھی تھی مسجد محمدیہ وہ ۱۹۷۷ء کے ہنگاموں کی وجہ سے بھٹو نے اوقاف میں لے لی تھی یہ ۱۹۷۴ء میں ختم نبوت کی جو تحریک چلی تو عالم کی زبان بند کرنے کے لئے مسجد اوقاف میں لے لی گئی تو ہم نے نوٹیفکیشن کو چیلنج نہیں کیا بلکہ

اس کو ایکسپٹ(Except) کیا والد صاحب جب ۸۳ میں فوت ہوئے تو اس کے بعد پھر میں بطور خطیب ان کی مسجد میں تھا۔ میرے بڑے بھائی قاری عطاالرحمان صاحب گلگت میں جاکر خطیب ہو گئے تھے تو اس لئے ان کے پیچھے اس جگہ کو سنبھالنے والا کوئی نہیں تھا تو میں وہاں خطیب ہو گیا تو یہ بھی عجیب بات ہے کہ پورے دوران خطابت کوئی تنخواہ مجھے نہیں ملی اس وجہ سے کہ میرے اوپر تقریروں کے مقدمات اتنے زیادہ تھے کہ جن کی وجہ سے میں معطل رہا معطلی کے دوران بھی میں خطیب وہیں تھا۔ حکمت کوئی اور خطیب وہاں نہیں بھیج سکتی تھی وہاں ہمارا نظام ہی ایسا تھا کیونکہ مسجد ہماری آبائی تھی اور اس میں کوئی اور خطیب ہم قبول نہیں کرسکتے تھے نہ وہاں کے نمازی اس کو قبول کرسکتے تھے۔

س:۔ آپ نے بعد میں اپنی تنخواہوں کا کوئی کلیم نہیں کیا بحالی کے بعد؟

ج:۔ نہیں کلیم بھی نہیں کیا نہ کسی نے دینی تھی اور مقدمے بھی موجود تھے اور یہ چلتے رہتے ہیں۔

س:۔ تو اس کے بعد یہ جو آپ کی سپاہ صحابہ میں شمولیت ہوئی یہ کیوں، کب اور کیسے ہوئی؟

ج:۔ سپاہ صحابہ مولانا حق نواز شہیدؒ نے ۸۵ میں بنائی اور شیعہ کے خلاف جو کام ہے یہ اس سے پہلے سے شروع تھا۔ مولانا حق نواز کا بھی کام شروع سے تھا اور میرا بھی لیکن میرے ذہن میں یہ نقشہ نہیں تھا کہ میں پورے ملک میں سپاہ صحابہ کا کام کروں گا۔ شیعہ کے مقابلے میں کیونکہ طالب علمی کے دوران میرا ذہن اور تھا یعنی یہ کہ میں سیرت النبیؐ اور اسلام کی حقانیت پر کتابیں لکھوں گا جو یورپین اور انگریزی اور عیسائی ملکوں کے لئے تبلیغ کا ذریعہ بنیں گی۔ یہ تھا میرے ذہن میں ایک فلسفہ کہ غیر ملکی جو لوگ ہیں غیر مسلم ان کے سوالوں کا جواب دینا اور ان کے لئے ریسرچ کمیٹی قائم کرنا اور تحقیقاتی ادارہ بنانا۔ اگر میں یہ کام نہ کرتا تو میں ایک صحافی ہوتا میں خود اخبارات میں یعنی روزنامہ نقیب فیصل آباد میں ایڈیٹر رہا ہوں کچھ عرصہ اسی دوران میں نے اپنی کتابوں کا ایک ادارہ اشاعت المعارف قائم کیا تھا یہ کافی دیر پہلے یعنی آج سے ۱۵ سال پہلے کی بات ہے غالباً ۷۸ کی تو اسی

کو میں ترقی دینا چاہتا تھا۔ کہ اسی کے تحت کتابیں زیادہ چھپیں لٹریچر چھپے جس چیز کی ضرورت ہو یہ ذہن میں نہیں تھا کہ شیعہ کے خلاف بھی کوئی کام کرنا ہے لیکن خیر المدارس میں مجھے ایک خواب آیا تھا جس کی تفصیل بیان نہیں کی جا سکتی وہ خواب ایسا تھا کہ جس میں مجھ یہ بتایا گیا تھا کہ تم نے شیعہ کے خلاف کام کرنا ہے اس خواب کے اندر بعض چیزیں ایسی تھیں کہ جن کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا شرعاً" بھی تو مجھے یقین تھا کہ ایسا ضرور ہو گا کبھی لیکن یہ ایسا نقشہ نہیں تھا کہ کہ سپاہ صحابہ بنے گی اور اس طرح ہمیں باقاعدہ مقابلہ پر آنا پڑے گا البتہ اس خواب کے اندر ایسا ضرور اشارہ تھا کہ ہم نے شیعہ کے خلاف کام کرنا ہے کچھ ایسی صورت اس خواب کے اندر تھی تو اس کے بعد پھر میں اور مولانا حق نوازؒ اکٹھے جو کئی جماعتوں میں گئے اور ان جماعتوں کا کام بھی زیادہ شیعہ کے خلاف تھا پھر بد قسمتی سے ۷۹ء میں جو خمینی کا کفریہ انقلاب آیا تو اس کے خلاف میں نے ۸۲ء میں ایک کتاب لکھی خمینی ازم اور اسلام تو وہ کتاب میں نے دراصل خمینی کے بڑھتے ہوئے اثرات کی وجہ سے لکھی اور میری کتاب سے پہلے ہندوستان سے ایک کتاب ایرانی انقلاب چھپ چکی تھی بلکہ کتاب نہیں چھپی تھی البتہ الفرقان میں اس کی قسطیں آرہی تھیں اور ان قسطوں کی وجہ سے پوری امت کو فائدہ پہنچ رہا تھا مولانا منظور احمد نعمانی نے وہ کتاب ایرانی انقلاب قسطوں میں شائع کرنا شروع کی تھی اسی لئے میں نے جب اپنی کتاب خمینی ازم لکھی تو اس کے آخر میں ان کی تلخیص بھی دی تھی اور ہماری یہ کتاب ضبط ہوئی کئی علاقوں میں پہلے سرحد میں ضبط ہوئی پھر بلوچستان میں پھر پنجاب اور پھر سندھ میں ضبط ہوئی اس سے آپ حکومت میں شیعہ کے اثر و رسوخ کا اور خمینی کے اثرات کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایک آدمی ایک چھوٹی سی کتاب لکھ رہا ہے اور اس کو چاروں صوبے ترتیب کے ساتھ ضبط کر رہے ہیں تو اس سے آپ کو معلوم ہو گا کہ ہماری موومنٹ اس وقت وہ تھی تو شیعہ مذہب کا مطالعہ کرنے سے پہلے شیعہ کے بارے میں میرا نقطہ نظر یہ نہیں تھا جو اب ہے میں یہی سمجھتا تھا کہ شیعہ کے ساتھ ہمارا تعزیہ کا متعہ کا اختلاف ہے اور کوئی اختلاف نہیں ہے شیعہ بھی ہماری طرح مسلمان ہیں میرا ذہن اس وقت یہی تھا مطالعہ کرنے سے پہلے لیکن جس وقت مولانا حق نواز صاحب

نے مطالعہ کیا اور ہم نے بھی مطالعہ کیا تو جس وقت وہ کتاب لکھنے کی نوبت آئی تو ہم اس اس نتیجے پر پہنچے کہ جتنے بھی کفار اس وقت دنیا کے اندر موجود ہیں ان سب سے بڑا کافر شیعہ ہے یہ اس مطالعے کے نتیجے میں ہوا اور اسی کے نتیجے میں مولانا حق نواز شہیدؒ کے کام میں وسعت پیدا ہوتی گئی جو ان کی تقاریر سے ظاہر ہے سپاہ صحابہ کے قیام سے پہلے جب وہ جیلوں میں گئے تو میرا اس وقت بھی ان سے رابطہ رہا وہ فیصل آباد جیل میں تھے اور انہوں نے مجھے جیل سے کہا تم جمعہ کے دن میرے مدرسہ کے جلسے میں آؤ تو آپ کو شاید یاد ہوگا کہ میں جامعہ محمودیہ کے جلسے میں جمعے کے بعد پہنچا تھا اور وہ مولانا کے پیغام کی وجہ سے تھا اور اسی طرح جتنے اور بھی پروگرام تھے وہ سارے مولانا کے ساتھ تعلق رکھتے تھے۔ مولانا حق نواز صاحب سے مجھے انس تھا ان کے مجاہدانہ کارناموں کی وجہ سے طالب علمی کے دور میں ان کی عادت میں نے دیکھی وہ صاحب مطالعہ تھے۔ وہ بہت مطالعہ کیا کرتے تھے اور جب ان کا کام شروع میں اہل بدعت کے خلاف رہا اور ہمارا بھی یہی طریقہ کار تھا اہل بدعت کی کچھ ایسی ریشہ دوانیاں تھیں کہ من گھڑت رسوم اور قبروں پر سجدے تو اس کے خلاف کام ہم نے شروع کیا تو اس کے بعد پھر خمینی کی اس بڑھتی ہوئی شورش اور اس انقلاب کی وجہ سے مولانا حق نواز شہیدؒ نے یہاں اور کئی دوسرے علاقوں میں کام کیا تقاریر بھی کیں۔ سپاہ صحابہ بنانے سے پہلے آپ کو یاد ہوگا کہ وہ ڈیرہ غازی خان میں گرفتار بھی ہوئے ڈیرہ غازی خان میں بھی ان کی تقریر شیعہ کے خلاف تھی خمینی کے خلاف تھی جام پور کے اندر بھی تو اس گرفتاری اس قربانی کا میرے اوپر بڑا اثر تھا کہ مولانا ایک اچھا اور دینی کام کر رہے ہیں اس کے بعد ۶ ستمبر ۱۹۸۵ء کو جب سپاہ صحابہ قائم ہوئی تو مولانا نے مجھے اس کا ذکر کیا کیونکہ میرے ذہن میں نقشہ اور تھا دین کے کام کا' اسلام کی حقانیت پر مجموعی طور پر تو میں نے مولانا کو کہا کہ انجمن سپاہ صحابہ کا جو نام ہے یہ تو محدود نام ہے۔ صرف صحابہ کے سپاہی' دوسرا کوئی نقشہ اس میں نہیں تو مولانا کہتے تھے کہ یہ جو مسئلہ ہے جھنگ کی سطح پر شیعہ کا اٹھا ہوا تو جھنگ میں شیعہ بہت زیادہ ہیں یہاں یہ نام چل جائے گا۔ میں نے ان کو دو اور نام پیش کئے تھے کہ اس کو تھوڑا سا وسیع کریں کہ اس میں شیعہ کے ساتھ اور جو غیر مسلم ہیں وہ بھی

آجائیں آپ اس نام کو بالکل محدود کر رہے ہیں یہ ہمیں اندازہ نہیں تھا کہ خمینی کی یلغار جس طرح بڑھے گی بلکہ نام بھی ایک مقبول ترین چیز ہو جائے اس کام کو اللہ تعالی نے مقبولیت بخشی جس کا تصور مولانا کو بھی نہیں تھا کہ ہمیں بھی نہیں تھا یہ کام اتنا مقبول ہو گا۔ اتنی وسعت اس میں آئے گی چنانچہ پھر جھنگ کے اندر ایک کانفرنس رکھی گئی تو مولانا نے مجھے کہا کہ یہ کانفرنس اگر کامیاب ہوگی تو پھر ہم سپاہ صحابہ کو پورے ملک میں پھیلائیں گے۔ اگر علماء نے ہماری تائید کی تو میں نے کہا کہ علماء تو تائید کریں گے کیونکہ اس وقت ہمیں حسد کا اور علماء کی بے اعتنائیوں کا اندازہ بھی نہیں تھا چنانچہ اس کانفرنس میں مولانا عبدالستار تونسوی اور بڑے بڑے اکابر علماء تشریف لائے جو ہمارے لئے انتہائی قابل احترام ہیں تو وہ کانفرنس ۷ جولائی ۱۹۸۶ء کو ہوئی پہلے اس کی تاریخ ۱۰ جنوری تھی بعد میں ۷ فروری رکھی گئی تو مولانا کے پاس اس کانفرنس کی مشاورت کے لئے میں یہاں آیا تو مجھے ان سے ایک دن پہلے علم ہوا کہ میں نے چنیوٹ میں جو تقریر کی تھی اس پہ میرے اوپر مقدمہ بن گیا تو اس مقدمے میں ضمانت کے لئے میں نے درخواست دی تو یہاں مولانا حق نواز نے کہا نہیں کچھ نہیں ہوتا یہ تو ۱۶ ایم پی او کا کیس ہے کوئی ایسی بات نہیں اب جب وہ تاریخ آئی پہلے کچی ضمانت ہوئی پھر تاریخ آئی دو دن کے بعد تو میں پھر کچہری میں مولانا سے ملا تو مولانا نے کہا کہ پیش نہ ہونا میں نے وجہ پوچھی یہ بدھ کا دن تھا مولانا نے کہا کہ پرسوں جمعہ کو کانفرنس ہے اور آپ پیش ہوگئے تو یہ ضمانت لے لے گا؟ میں نے کہا لے لے گا ضمانت بس ایسے ہی بھوت میرے اوپر سوار تھا میں نے غلطی کی میں عدالت میں چلا گیا اس نے جاتے ہی ضمانت کینسل کردی مولانا کی بات درست ثابت ہوئی۔ مجھے گرفتار کرلیا۔ پولیس نے مولانا کے سامنے گاڑی میں بٹھایا اور چنیوٹ لے گئے چنیوٹ اس وقت نئی نئی حوالات بنی تھی پنڈی بھٹیاں روڈ پر' وہاں میں دو رات رہا تو مجھے اتنی جلدی رہائی کا کوئی اندازہ نہ تھا کہ اچانک جمعہ کے دن رات کو گیارہ بجے جناب حاجی شیخ سلیم صاحب چنیوٹ والے (فوت ہوگئے ہیں۔ اللہ انہیں غریق رحمت کرے) ہمارے جلسے وہی کراتے تھے وہاں' وہ اندر آئے کہنے لگے چلو اٹھاؤ بستر میں نے کہا پتہ نہیں کیا کریں گے شاید مجھے جیل بھجوانا ہے انہوں نے تو یہ کہتے ہیں

کہ اپنی نگرانی میں ہم بھجواتے ہیں تو بعد میں پتہ چلا کہ یہاں جھنگ میں سپاہ صحابہ کے کارکنوں نے نماز جمعہ کے بعد ٹریفک بلاک کردی روڈ پر کہ فاروقی کو رہا کرو تو وہ اتنا پریشر بڑھا پہلی کانفرنس تھی پورے ملک سے لوگ آئے ہوئے تھے ہزاروں کی تعداد میں اور اس کانفرنس میں میں سمجھتا ہوں کہ بہت بڑی محنت طلباء اور نوجوانوں نے کی تھی پھر انہوں نے کہا کہ روڈ بلاک کرنے کی وجہ سے ڈی سی نے آپ کی رہائی کا آرڈر دیا ہے چلیں چنانچہ میں رات کو جب ڈیڑھ بجے یہاں سٹیج پر پہنچا تو حیران ہوا کہ یہاں بڑے بڑے جید علماء سٹیج پر ہیں اور سپاہ صحابہ کی مقبولیت کا پہلا رنگ ہم نے دیکھا اور مجھے اندازہ ہوا کہ اب یہ جماعت پورے ملک میں پھیلے گی اب پرابلم بھی ہوں گے تو جماعت میں بڑی وسعت ہم نے دی پھر مولانا نے مجھے کہا کہ آپ تقریر آخر میں کریں میں نے کہا نہیں آپ آخر میں کریں بہرحال مجھے آخر میں مولانا نے ٹائم دیا۔ سوا دو بجے تھے اور پونے تین بجے میری تقریر ختم ہوئی اور اس کے شکریے کے لئے مولانا خود کھڑے بھی ہوئے اور وہ کیسٹ بھی موجود ہے اور اس کانفرنس میں سپاہ صحابہ کو پورے ملک میں وسیع کرنے کا اعلان ہوا کیونکہ چار پانچ سو علماء نے اس کانفرنس کی تائید کی اور مولانا نے مجھے تفصیل بتائی کہ یہ کام اب انشاء اللہ بڑھے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سپاہ صحابہ کے دور ثانی کا آغاز تھا۔ مولانا کی ذہانت اور محنت سے یہ کانفرنس کامیاب ہوئی۔ کانفرنس کے بعد پھر یہ کام آگے پھیلتا گیا اور اسی بنیاد پر پھر جلسے ہوتے رہے اور مولانا کی گرفتاری پھر بعد میں ہوئی لیکن میں نے اس کانفرنس میں اعلان کیا تھا آپ کو یاد ہوگا میں نے کہا تھا کہ میرا ادارہ اشاعت المعارف جس کو قائم ہوئے اس وقت تقریباً ۹ سال ہوگئے تھے اس ادارے کا تمام لٹریچر اشتہارات ہمارا قلم ہماری زبان مولانا حق نواز کے مشن کے لئے وقف ہیں یہ بات میں نے تقریر کے اندر کہی تھی اور اس پر مولانا بڑے خوش ہوئے تو یہ پہلا موقع تھا میرا مولانا حق نواز کے ساتھ بحیثیت ایک جماعت کے منسلک ہونے کا۔

س:۔ یعنی اس کو یہ سمجھا جائے کہ سپاہ صحابہ میں باقاعدہ شمولیت آپ نے اسی کانفرنس میں کی یا اس سے پہلے آپ اس میں شامل ہو چکے تھے؟

ج:۔ نہیں پہلے تو کوئی اور شامل ہی نہیں ہوا تھا جھنگ سے باہر کا پہلے تو یہ ایک جھنگ کی شہری تنظیم تھی جیسے فلاحی تنظیمیں وغیرہ یا کوئی دینی تنظیم شہر کی سطح پر ہوتی ہیں تو جب جھنگ سے باہر کو اس کو وسعت دینے کا فیصلہ ہوا تو میں سمجھتا ہوں کہ میں پہلا شخص تھا جو اس میں شامل ہوا۔

س:۔ اگلا سوال میرا یہ ہے کہ سپاہ صحابہ کے اغراض و مقاصد کیا ہیں اور اس کے مطالبات کیا ہیں۔؟

ج:۔ سپاہ صحابہ جن مقاصد کے لئے قائم کی گی ہے ان میں میں مقصد ناموس صحابہ کا تحفظ ہے ناموس صحابہ کا تحفظ یا اس کو یوں کہئے کہ ناموس صحابہ ؓ کو آئینی حیثیت دلانا ہے اور یہ اس لئے کہ اسلام کا غلبہ صحابہ کرام کی وجہ سے ہوا ہے آپ دیکھیں کہ حضور علیہ اسلام کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ نے خلفائے راشدین ہی سے کام لیا اور حضور ﷺ کے بعد بھی خلفائے راشدین کے دور میں قیصرو کسریٰ کا خاتمہ ہوا یہ غلبہ اسلام خلفاء راشدین ؓ اور صحابہ کرام ؓ ہی کی وجہ سے عمل آیا ہے سپاہ صحابہ کا مین مقصد ناموس صحابہ کا تحفظ اور غلبہ اسلام ہے اور پاکستان کو سنی سٹیٹ قرار دلوان ہے اور اس کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام ؓ کے خلاف لٹریچر کا مکمل طور پر خاتمہ ہے اور ماتمی جلوسوں کو ان کی عبادت گاہوں تک محدود کرانا ہے یہ ہمارے وہ اصل مقاصد ہیں جن کے لئے سپاہ صحابہ کام کر رہی ہے اور ہمارے مطالبات میں پاکستان کو سنی سٹیٹ قرار دلوانے کا مطالبہ بھی شامل ہے۔ اس کا مقصد ہے کہ نظام خلفاء راشدین کی لڑی میں ہم پروے جائیں اور ایک پبلک لاء کے طور پر اہل سنت کے جذبات کی عکاسی ہو جس طرح کسی بھی ملک کے اندر جس فقہ کے لوگوں کی اکثریت ہے اس لئے پاکستان کا پبلک لاء سنی فقہ کے مطابق ہونا چاہئے اس کا یہی مطلب ہے کہ پاکستان کو سنی سٹیٹ قرار دیا جائے اور اور نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کی جدوجہد ہو' اس نظام کو نافذ کیا جئے' ماتمی جلوسوں کو عبادت گاہوں تک محدود کردیا جائے۔ صحابہ کرام ؓ کے خلاف لٹریچر کا مکمل طور پر خاتمہ ہو۔ یہی اغراض و مقاصد اور یہی ہمارے مطالبات ہیں اور انہیں کی بنیاد پر یہ سپاہ صحابہ قائم ہوئی ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ مولانا

حق نواز صاحب شہیدؒ نے جن مقاصد کے لئے یہ جماعت قائم کی تھی اس وقت وہ ان مقاصد کے حصول کی کوشش میں بہت آگے جا رہی ہے۔

س:۔ مولانا حق نواز شہیدؒ کے ساتھ آپ کی کافی نشستیں رہی ہیں ان کے ذہن میں سپاہ صحابہ کا کام بڑھانے کے لئے کیا پلاننگ تھی جبکہ اس وقت جماعت کا ابتدائی دور تھا؟

ج:۔ مولانا حق نواز شہیدؒ نے جب جماعت بنائی تھی اس وقت ان کے ذہن میں ایک خاکہ تھا جس کا ذکر وہ مجھ سے کرتے تھے دو باتیں وہ عام طور پر کرتے تھے ایک تو یہ کہ ہم رسالہ جاری کریں اس کا نام بھی ہم نے تجویز کر لیا تھا "خلافت راشدہ"۔ یہ خلافت راشدہ رسالہ مولانا حق نواز شہیدؒ کی خواہشات کا آئینہ دار ہے دوسرے نمبر پر وہ مجھ سے کہتے تھے کہ ملک بھر کے جید علماء سے رابطہ قائم کر کے ہم اپنی حمایت میں ان سے کام لیں تمام مکاتب فکر کے علماء ہوں۔ ان کے دور میں ہم نے ایک فہرست بھی بنائی تھی اور اسی طرح ان کا ذہن یہ تھا کہ بڑے بڑے جلسے اور بڑی بڑی کانفرنسیں اور سیمینار اس کے لئے منعقد کیے جائیں اور اسی طرح حق نواز شہیدؒ نوجوانوں کے ہر طبقے میں اپنے پیغام کو عام کرنے کے حامی تھے آپ دیکھیں کہ انہوں نے پاکستان میں ایک ایسے طبقے کو اپروچ کیا جو خالصتاً نوجوان نسل کے ساتھ تعلق رکھتا تھا۔ جس مکتبہ فکر کا بھی نوجوان ہے وہ سپاہ صحابہ سے ضرور اب متاثر ہے یہ طرز عمل مولانا حق نواز صاحب شہیدؒ کی خواہشات کا آئینہ دار ہے اور اسی طرح وہ بار بار ایک بات کا ذکر مجھ سے کرتے تھے کہ ایسی جماعت بنائی جائے جو عوامیت رکھتی ہو اس میں کوئی تکلف نہ ہو عوامیت ہو اس کے بعد پھر سپاہ صحابہ مولانا حق نواز شہیدؒ نے قائم کی اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ جتنی عوامیت اس کے حصے میں آئی ہے کسی مذہبی جماعت کے حصے میں نہیں آئی۔

س:۔ مولانا حق نواز شہیدؒ کی شہادت کے بعد بطور سربراہ جو آپ پر جماعت کی ذمہ داریاں پڑی ہیں ان کے متعلق آپ کیا محسوس کرتے ہیں۔ کہ اس وقت جماعت کہاں تھی اور اب کہاں ہے کیا مشکلات تھیں جو آپ کو پیش آئیں اور ان کو کیسے

آپ نے حل کیا اور کہاں تک آپ اس میں کامیاب ہوئے؟

ج:- یہ بہت لمبی کہانی ہے۔ مثلاً " مولانا حق نواز شہیدؒ جب لیہ کے کیس میں گرفتار ہوئے تو اس وقت ایک وزیر یا ہوم سیکرٹری یا چیف سیکرٹری سے ملاقات کے لئے بھی ہماری اپروچ نہیں تھی اور ہم لوگ کسی اور جماعت کا یا موثر علماء کا سہارا لیتے تھے لیکن مولانا حق نوازؒ کی شہادت کے بعد پھر یہ کام اتنا آگے بڑھا کہ حکمرانوں کے اعلیٰ سطحی مقام پر جو لوگ فائز تھے وہ خود ہم سے رابطہ قائم کرتے تھے اور دوسرے نمبر پر مولانا حق نواز شہیدؒ کے دور میں یہ جماعت ابھی نوخیز تھی تو اخبار کے اندر ایک کالم کی خبر بھی ہماری بڑی مشکل سے چھپتی تھی لیکن مولانا حق نوازؒ کی شہادت کے بعد پھر کئی کئی کالموں میں سپاہ صحابہ کو جگہ ملی اور اسی طرح مولانا حق نواز شہیدؒ کی شہادت سے قبل سپاہ صحابہ ہر طبقے میں نہیں تھی لیکن ان کی شہادت کی وجہ سے یہ ہر طبقے میں پھیل گئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جتنی بھی ترقی ہوئی ہے یہ اصل میں مولانا حق نواز شہیدؒ کے اخلاص کی وجہ سے ہے اور ان کی محنت کا نتیجہ ہے اور صحابہ کرامؓ کی یہ کرامت ہے مثال کے طور پر مولانا جب شہید ہوئے مجھے اچھی طرح یاد ہے ہمارے پاس تنظیمی ڈھانچہ بالکل نہیں تھا بلکہ سپاہ صحابہ کی جو مرکزی باڈی ہے وہ صحیح معنوں میں تشکیل نہیں پائی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ مولانا خود اتنی مشکلات میں رہے کہ ان پر دو اڑھائی سو مقدمات تھے وہ ہر وقت مقدمات میں الجھے رہے اور قتل جیسے کیسوں میں خود انہیں پیروی کرنی پڑتی تھی خود فیس کرنا پڑتا تھا اپنے اوپر قائم ہونے والے قتل کے مقدمات کو۔ میانوالی، ملتان اور جھنگ کی جیلوں میں رہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ڈیرہ غازی خان جیل میں تھے تو جماعت کی حالت یہ تھی کہ ان سے ملاقات تک کی کسی کو اجازت نہ تھی اور بڑا سخت دور تھا۔ مولانا لاہور کینٹ جیل میں تھے تو اس وقت بھی مولانا سے ملاقات نہیں ہو سکتی تھی۔ ضمانت نہیں ہو سکتی تھی اور کئی کئی ہفتے وکیل ہمیں ٹرخاتے تھے اور کوئی بات ہماری نہیں سنتا تھا۔ اور تنظیمی طور پر مولانا حق نواز شہیدؒ کے دور میں یہی وجہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ یونٹ قائم نہیں ہو سکے۔ زیادہ سے زیادہ دفاتر نہیں بنے۔ مرکزی باڈی مکمل نہیں ہوئی۔ مجلس شوریٰ مکمل نہیں ہوئی۔ صوبوں میں باڈیاں

CamScanner

قائم نہیں ہوئیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ مولانا حق نواز شہیدؒ نے بار بار مجھے کہا تھا کہ پنجاب کی باڈی بنائیں۔ چنانچہ میں نے ان کے دور میں جب وہ لیہ سے رہا ہوئے تو پنجاب کی باڈی بنائی۔ اس میں ہم نے مولانا ایثار القاسمیؒ کو پنجاب کا صدر نامزد کیا یہ ہماری اس مشاورت کا نتیجہ تھا جو مولانا حق نواز شہیدؒ سے سمندری کے اندر ہوئی تھی جب وہ ہمارے جلسہ پر آئے ہوئے تھے ہر وقت انہیں تنظیمی کام کی فکر تھی اس کے باوجود پورے ملک کے اندر تین سو سے زیادہ یونٹ ان کی شہادت تک قائم نہیں ہو سکے۔ ان کی مصروفیات کی وجہ سے کاموں میں الجھنے کی وجہ سے اور صحیح معنوں میں ہماری اپروچ نہ ہونے کی وجہ سے لیکن جونہی مولانا حق نواز شہید ہوئے تو ان کی شہادت اور خون میں ایسی برکت تھی اور ایسی حرارت اور میں سمجھتا ہوں کہ خون کی گرمی ایسی تھی کہ جس کی وجہ سے یہ کام دن دگنی اور رات چوگنی ترقی سے پھیلتا رہا اور ایک محتاط اندازے کے مطابق اس وقت یعنی ان کی شہادت کو تقریباً سوا چار سال ساڑھے چار سال ہو رہے ہیں اس وقت تک تقریباً چودہ ہزار یونٹ ایک محتاط اندازے کے مطابق پوری دنیا میں ہم قائم کر چکے ہیں تو یہ جو رفتار ہے ترقی کی یہ ملک کی تقریباً تمام جماعتوں میں سب سے زیادہ ہے اور اب آپ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہم صوبوں کی مجلس شوریٰ اور اضلاع کی مجالس شوریٰ اور ڈویژنل نگرانوں تک اور رسالے کی باڈی اور رسالے کی مجلس شوری تک ہر سطح پر ہم اپنے کام کو مکمل کر چکے ہیں ابھی بھی بہت بڑے بڑے منصوبے اور بہت بڑے بڑے کام باقی ہیں جن کی میں آئندہ تھوڑی دیر کے بعد وضاحت کروں گا لیکن اس کے باوجود ہم ڈھانچے کو ایسے طریقے سے آرگنائز کر چکے ہیں کہ اس وقت ہر سطح پر آپ کو جماعت نظم کی کڑی میں پروئی ہوئی نظر آتی ہے۔

س:۔ میرا اگلا سوال یہ ہے کہ مولانا حق نواز شہیدؒ کی شہادت میں مذہبی عوامل زیادہ کار فرما تھے یا سیاسی؟

ج:۔ مولانا حق نواز کی شہادت میں دونوں عوامل کار فرما تھے صرف مذہبی بنیاد پر انہیں شہید کیا گیا میں سمجھتا ہوں صرف یہی بات نہیں بلکہ سیاسی اور مذہبی دونوں

بنیادوں پر ان کے کردار کو پرکھا گیا مثال کے طور پر جب 85ء میں سپاہ صحابہ قائم ہوئی تو مولانا حق نواز شہیدؒ نے اس وقت اپنی یلغار کو تیز کیا اور مذہبی بنیادوں پر شیعہ کے کفر کا اعلان کیا ہر چوک میں ہر گلی میں بازار میں اور پانچ سال تک یہ اعلان ہوتا رہا۔ لیکن جس وقت انہوں نے سیاست میں قدم رکھا اور عملی طور پر انہوں نے الیکشن لڑا اور جھنگ کے شیعہ جاگیردار اور انگریز کے مراعات یافتہ طبقے کو جو شکست نظر آرہی تھی مولانا حق نواز شہیدؒ کی کامیابی کی صورت میں اس میں وہ مولانا کی بنیادوں کو ختم کرنا چاہتے تھے لیکن مولانا حق نواز شہیدؒ نے 88ء کا الیکشن لڑا تو اس 88ء کے الیکشن سے لیکر 90ء تک یہ جو دور ہے ان کا اس دور کے اندر آپ دیکھیں گے کہ قتل کے سارے کیس اس دور میں ہوئے اور قاتلانہ حملے زیادہ اسی دور میں ہوئے یعنی جب دشمن کو نظر آیا کہ یہ آدمی مذہبی طور پر تو ہمیں کافر کہہ رہا ہے لیکن سیاسی طور پر اگر اس نے اسمبلی کے اندر جاکر ہمارے کفر کا اعلان کر دیا تو پوری دنیا میں ہمارے لئے کوئی جگہ نہیں ہوگی تو اس جاگیردار طبقے کو پھر جھنگ کے اندر اپنا سورج غروب ہوتا ہوا واضح طور پر نظر آیا اس نے سیاسی و مذہبی دونوں بنیادوں پر مولانا حق نواز شہیدؒ کو اپنی آنکھوں کا کانٹا تصور کیا اور مولانا حق نواز کو شہید کیا اور اس کے سوا ان کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا تو اس میں دونوں عوامل کار فرما تھے۔

س:۔ مولانا حق نواز شہیدؒ بڑے عزم و ہمت کے مالک تھے بڑے بڑے مسائل ان پر آئے اور ہم نے ان کو دیکھا کہ ان مسائل میں ہر طرح سے گزرنے کی پوری استطاعت رکھتے تھے لیکن اس کے باوجود آخر انسان تھے آپ نے ان کو بہت زیادہ پریشان بھی کبھی دیکھا؟

ج:۔ مولانا حق نواز شہیدؒ ایک سخت طبیعت کے مالک تھے ان کو غصہ بھی آتا تھا اور وہ شدید ہوتا تھا لیکن وہ عام طور پر پریشان نہیں ہوتے تھے مختلف مواقع پر میں نے ان کو پریشان بھی دیکھا مثلاً" ہمارے معاصر بزرگ نے قتل کے مقدمے میں لیہ کے قتل کیس میں انہیں مایوس کیا بار بار کی یقین دہانیوں کے باوجود کہ تم میرے پاس لاہور آجانا اسلام آباد آجانا لیکن مولانا جب گئے تو انہوں نے کوئی تعاون نہیں کیا اس موقع پر جب

وہ واپس آئے تو بڑے پریشان تھے لیکن اس سے بھی زیادہ ایک دفعہ میں نے ان کو بہت زیادہ پریشان دیکھا' جب میں یہاں آیا تو ان کے ہاتھ میں کتاب "قول مقبول" تھی جو غلام حسین نجفی کی لکھی ہوئی تھی اس پر وہ بڑے پریشان تھے یہی کتاب ہے جس کے ۴۰۴ صفحہ پر غلام حسین نجفی نے لکھا کہ حضرت عثمان غنی نے اپنی بیوی ام کلثوم جو رسول اللہ کی صاحبزادی ہیں ان کے ساتھ مردہ حالت میں ہم بستری کی العیاذ باللہ۔ جب یہ کتاب چھپی تو مولانا سخت پریشان تھے ان کے ہاتھ میں یہ کتاب تھی اور وہ کہتے تھے کہ اس کتاب کے چھپ جانے کے بعد اب ہمارا زندہ رہنا کوئی معانی نہیں رکھتا۔ یا ہم اس کفر کی جڑیں اکھیڑ دیں یا ہم خود مرجائیں چنانچہ اگلے دن جلسہ تھا تحصیل کبیروالہ میں بارہ میل ایک جگہ ہے وہاں جلسے میں انہوں نے کہا کہ اے اللہ اس کتاب کے چھپ جانے کے بعد اگر میں چین کی نیند سوؤں تو مجھ پر لعنت ہے۔ تو آپ ان کے ان الفاظ سے ان کی پریشانی کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف لٹریچر پر کتنے پریشان تھے ایک دفعہ انہوں نے مجھے کہا کہ بس میں ان کتابوں کی وجہ سے آخری دم تک آخری حد تک جانا چاہتا ہوں کتابوں پر احتجاج کی بنیاد پر یا کرش ہو جاؤں گا یا کرش کردوں گا۔ جھنگ کے کئی علماء میرے پاس آتے تھے کہ آپ مولانا حق نواز کو سمجھائیں وہ سخت تقریر کرتے ہیں سخت لہجہ ہے میں نے ایک دفعہ ان سے بات کی تھی کہ آپ اتنا تلخ لہجہ کیوں اختیار کرتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ان کتابوں کی وجہ سے دیکھو نا کتابوں میں کتنی گالیاں صحابہ کو لکھی ہیں تو میں تلخی نہ کروں تو کیا کروں؟ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میرے چھوٹے بھائی الحاج شفاء الرحمان بخاری سعودی عرب سے چھٹی پر آئے ہوئے تھے تو مولانا حق نواز شہیدؒ انہیں ملنے کے لئے سمندری آئے۔ مولانا نے بھائی کو جھنگ آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ مولانا اور میں جھنگ آئے یہ شہادت سے دو مہینے پہلے کی بات ہے جب مولانا کے پاس ہم یہاں جھنگ آئے تو اس وقت بھی مولانا ان کتابوں پر پریشان تھے اور میرے بھائی کے سامنے انہوں نے کہا میں تو اتنا پریشان ہوں کہ یہ لٹریچر بڑھتا جا رہا ہے صحابہ کے خلاف اور ہم کچھ نہیں کرپا رہے جلسوں اور احتجاج کے سوا ہمارے پاس کوئی راستہ نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرا جو اپنا مولانا کے

ساتھ تعلق تھا حالانکہ وہ عمر میں بھی مجھ سے ایک سال بڑے تھے ہم مکتب تھے ہم عصر تھے لیکن اس کے باوجود مجھ جیسا آدمی جو خود شروع سے کتابیں لکھتا رہا ہو اور لٹریچر کئی ہزار پہلے سے چھاپ چکا ہو اور سپاہ صحابہ کے قیام سے بھی پہلے پورے ملک ہر شہر میں تقریریں بھی کر چکا ہو لیکن میرے جیسے آدمی کو اپنا قلم اور اپنی زبان مولانا حق نوازؒ شہید کے مشن کے لئے وقف کرنی پڑی اور یہ سب کچھ ان کے اخلاص کی وجہ سے تھا کہ میں ان کو اس کام میں بڑا مخلص سمجھتا تھا اور حقیقت میں وہ تھے بھی مخلص اور چند واقعات ہیں ان کے انتہائی اخلاص کے جو میری ان سے نسبت کو ظاہر کرتے ہیں' اصل میں یہی چند باتیں ہیں جن کی وجہ سے میں ان کے ساتھ جڑا ہوں اور ان کے ساتھ ملا ہوں اور دفاع صحابہ کانفرنس جو ہوئی تھی ۱۰ فروری ۸۶ء کو اس میں میں نے اعلان کیا تھا کہ میری زبان اور قلم یعنی میرا ادارہ اشاعت المعارف اور میں خود مولانا کے مشن کے لئے وقف ہیں تو یہ اصل میں انہی باتوں کی وجہ سے تھا اور مولانا کے اخلاص کو میں شروع سے دیکھ رہا تھا تو مجھے امید ہے کہ ہم مولانا کے اسی اخلاص کی برکت سے وہ کام کر رہے ہیں انہی کے اخلاص کی بدولت ہم کامیاب ہوں گے۔

س:۔ مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ آپ کے رفیق رہے ہیں ان کے انداز کار اور ان کی شہادت کے اسباب اور نتائج پر ذرا روشنی ڈالیں؟

ج:۔ مولانا ایثار القاسمیؒ ایک شعلہ نوا خطیب تھے اور عمر میں مجھ سے دس گیارہ سال چھوٹے تھے اور ہمارے تحصیل سمندری ہی کے چک ۴۸۴ میں ان کا اصل آبائی گاؤں تھا یہیں وہ رہتے تھے اس وقت میں وہیں تھا ان کے گاؤں میں ہم گئے ہوئے تھے ایک مدرسہ کا سنگ بنیاد رکھنے مولانا ایثار القاسمی لاہور کے جامعہ اشرفیہ سے پڑھے ہوئے تھے کچھ کتابیں کراچی میں پڑھی تھی کچھ کتابیں ادھوری تھیں دورہ حدیث تک وہ نہیں پہنچے تھے لیکن شروع ہی سے ان کے پاس خطابت کا خداداد ملکہ تھا تو ہم ان کو ایک شعلہ نوا مقرر اور ایک بہادر عالم اور خطیب کی وجہ سے پسند کرتے تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب مولانا حق نواز شہید نے ان کو گڑھ مہاراجہ چلے جانے کا حکم دیا تو وہاں ان کی صلاحیتیں

نکھریں اور وہیں پہ ہم نے ان کے بارے میں فیصلہ کیا اور ان کو پنجاب کا صدر مقرر کردیا اور جو پختہ تجرباتی عمر ہوتی ہے وہ ابھی اس مرحلہ میں تھے اور دن بدن وہ اپنی ترقی کی منازل طے کرر ہے تھے اور ہمیں امید تھی کہ وہ آگے چل کر ایک بہت بڑے قائد کی حیثیت سے جماعت کا کام کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنی مہلت نہ دی کہ سوا سال ڈیڑھ سال کے اندر اندر وہ مولانا حق نواز شہیدؒ کے مصلے پر آئے اور پھر مجھے سپاہ صحابہ کا سرپرست بنایا گیا اور جماعت کے مشورے سے انہیں جامع مسجد حق نواز شہیدؒ کا خطیب بھی بنایا اور اتفاق سے چند مہینوں کے بعد اسمبلی کے الیکشن میں ان کی صلاحیتیں نکھریں۔ قومی اسمبلی کے ممبر بن کر وہ شہید ہو گئے اور یہ سب کچھ آناً "فاناً" ہوا مثلاً" آپ دیکھیں کہ ۶ مارچ ۱۹۹۰ء کو میں سرپرست بنا اور اس کے چند دن کے بعد یہ نائب سرپرست بنے اور اس کے بعد ایک سال اندر اندر بلکہ ایک سال کی مدت بھی پوری نہیں ہوئی تھی گیارہ مہینوں کے اندر وہ ایم این اے بھی بنے نائب سرپرست بھی رہے اور شہید بھی ہو گئے۔ یہ گیارہ مہینے کی جو مدت ہے یعنی ۱۰ جنوری ۱۹۹۱ء کو وہ شہید ہوئے یہ گیارہ مہینے کی جو تھوڑی سی مدت ہے اس میں اتنا عروج انہیں ملا کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی اور کے حصے میں نہیں آیا اس کے اندر ان کی صلاحیتوں کا دخل تھا سپاہ صحابہ کے مشن کے ساتھ ان کی پختگی اور وابستگی کا تعلق تھا اس دوران وہ ایم این اے بنے اور ایم این اے بن کر جھنگ کے اندر جو فائرنگ ہوتی تھی گولی چلتی تھی اور وہاں چوریاں ڈکیتیاں بھی ہوتی تھیں کچھ راتیں انہوں نے جھنگ سٹی کے اندر جاگ کر پہرہ دیکر گزاریں یہ بھی ان کی زندگی کا ایک تابناک واقعہ ہے اور پھر اسمبلی کی جو انکی تقریر تھی جو بعد میں ہم نے الیکشن لڑا مولانا اعظم طارق والا اس میں ان کی اس تقریر نے بڑا کام کیا اس لئے کہ وہ ایک جامع تقریر تھی جس میں جھنگ کے مسائل بھی تھے ہمارے مطالبات کی بات بھی تھی اور یہ ان کی اعلیٰ صلاحیتوں کا نمونہ تھا مولانا ایثار القاسمی کی جو شہادت ہے وہ ایک گہری سازش کا نتیجہ تھی مولانا کی اس تقریر کے بعد جو ۲ جنوری ۱۹۹۱ء کو ہوئی اس کے آٹھ دن بعد وہ شہید ہو گئے ۸ دن بعد یہاں الیکشن تھا جھنگ کے اندر اور الیکشن صوبائی حلقہ کی اس سیٹ پر تھا جو مولانا ایثار القاسمی نے چھوڑی تھی اس میں ہمارا

امیدوار میاں اقبال حسین تھا تو دشمن ان کے پیچھے تھا۔ پہلے سے ان کی تقریر کی وجہ سے ان سے نالاں بھی تھا اور ۱۹ دسمبر ۱۹۹۰ء کو صادق گنجی قتل ہو چکا تھا اور اس کے نتیجہ میں ان کو دھمکیاں بھی آرہی تھیں اور دھمکیاں دینے والے موقعہ کی تلاش میں تھے چنانچہ جب ۱۰ جنوری کو کو الیکشن تھا الیکشن کے موقع پر ہمارے مخالفین کی سازش کامیاب رہی اور الیکشن کے اندر ہی پولنگ اسٹیشنوں کا معائنہ کرتے ہوئے ایک جگہ پر ان کو گولی مار کر شہید کر دیا گیا بظاہر تو جھنگ میں شیعہ کے ایجنٹ شیخ اقبال اور ان کے ساتھیوں اور ان کے لائے ہوئے غنڈوں نے شہید کیا لیکن جن لوگوں نے ان کو گولی ماری یا گولی مارنے میں شامل تھے وہ شیعہ تھے جس کا ریکارڈ ہمارے پاس ہے کہ وہاں پر ایک شیعہ کا اسلحہ کا لائسنس بھی جائے قتل پر پایا گیا اور وہ ہم نے انتظامیہ کو اس وقت دیا تھا تو اس کا مطلب ہے کہ اسلحہ بھی شیعہ کا استعمال ہوا اور گولی مارنے والوں میں بھی شیعہ شامل تھے اور مہرہ شیخ اقبال تھا جس نے گہری سازش کے ذریعے اپنے راستہ سے ان کو ہٹایا کیونکہ پہلا موقع تھا کہ مولانا ایثار القاسمی نے مولانا حق نواز شہید” کی خواہش کے مطابق الیکشن جیتا اور جاگیرداروں کے تابوت میں کیل ٹھونکی تو اس سے وہ ہڑبڑا گئے سارے جاگیردار' شیعہ پوری ملت ایران اور ملت جعفریہ خون کے آنسو بہانے لگے تو اس طرح ایک تیر سے دو شکار کئے گئے تو میں سمجھتا ہوں کہ مولانا ایثار القاسمی کا گیارہ ماہ کا دور ان کی زندگی کا تابناک دور ہے اور ان کی مجاہدانہ روایات ہیں اور ان کے اعلیٰ کارنامے تدبر' تقریریں' بہادری' بصالت اور جرات یہ درخشندہ نمونہ ہے سپاہ صحابہ کی تاریخ کا تو سپاہ صحابہ کی تاریخ میں اس گیارہ مہینے کے دور کو کوئی مورخ فراموش نہیں کرئے گا اور اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو منور کرے اور ان کے درجات کو بلند کرے اور ان کی تقاریر ایک اچھے مقرر کی تقاریر ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ عمر کے ابتدائی حصے میں تھے اور ابھی عمر کی تقریباً تیس منزلیں بھی طے نہ ہو پائی تھیں لیکن اس کے باوجود جو گیارہ مہینوں میں انہوں نے کام کیا ہے وہ بڑی سے بڑی عمر والا آدمی بھی نہیں کر سکتا ان کی جرات و بہادری کو ہم سلام کرتے ہیں اور ان کے قتل کی سازش اتنی گہری تھی کہ کچھ عرصہ تک ہمیں پتہ ہی نہ چلا کہ ہوا کیا ہے؟ لیکن رفتہ رفتہ یہ بات کھلتی گئی اور

CamScanner

بعد میں پھر ان کے جو بھائی تھے وہ ان کے قاتلوں کے ساتھ سازش کر گئے کیونکہ ان کے بھائیوں کو وزیر اعلیٰ پنجاب (وائیں صاحب) نے ورغلایا قاتلوں سے ان کے بھائی کی صلح کروائی اور یہ قتل ایک گہری سازش کا شکار ہو گیا اور پھر ان کے قاتل اسی سازش کے نتیجہ میں باہر آ گئے تو سپاہ صحابہ اس وقت کچھ نہیں کر سکتی تھی کیونکہ مدعی ان کے بھائی تھے اور وہی بھائی ان کے قاتلوں کے حق میں ہو گئے اور ایک سازش کے تحت انہوں نے اپنے بھائی کا خون بیچ دیا اور ہمیں اس بات کے شواہد ملے ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی کے قتل کے بدلے میں بھاری رقم وصول کی ہے اور اس طرح یہ تاریخ کا سیاہ باب تھا جو سپاہ صحابہ کے اس دور سے وابستہ رہا اور اس طرح سوائے افسوس کے ہم اور کیا کر سکتے ہیں کہ قیمتی ساتھی ہم سے چلا گیا اور اس کے بھائیوں نے بعد میں ان کے قاتلوں سے صلح کر لی لیکن سپاہ صحابہ نے ابھی تک اس قتل کی وجہ سے قاتلوں سے نہ کلام کیا اور نہ صلح کی اور نہ یہ صلح ہو سکتی ہے۔

س:۔ یہ تو ان کی شہادت کے اسباب تھے اس کے جماعت پر اور جھنگ پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟

ج:۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک سال تک جھنگ مولانا ایثار القاسمی کی وجہ سے خون میں نہاتا رہا آپ دیکھیں کہ مولانا ایثار القاسمی کی شہادت کے دن ہی یہاں کئی قتل کے واقعات ہوئے جھگڑے ہوئے لڑائیاں ہوئیں اور پھر کئی آدمی مارے گئے اور جھنگ آگ میں جلتا رہا تو یہ جھنگ کا آگ میں جلنا مولانا ایثار القاسمی کی مقبولیت کی دلیل تھی اور اس وجہ سے لوگوں کے اندر یہ بھی بات آ گئی کہ دیکھو کہ ایک آدمی دو مہینے ایم این اے رہا اس دو مہینے کی ایم این اے شپ کو بھی ہمارا دشمن اور جاگیردار طبقہ برداشت نہیں کر سکا چنانچہ اس کے بعد پھر نئے جذبے اور نئے جوش کے ساتھ لوگوں نے ہم سے محبت کا ثبوت دیا جس کے نتیجہ میں ضمنی انتخاب میں مولانا محمد اعظم طارق کامیاب ہوئے۔

س:۔ مولانا حق نواز شہیدؒ مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ اور آپ خود جمعیت علماء اسلام (مولانا فضل الرحمان) گروپ سے تعلق رکھتے تھے پھر ۱۹۹۰ء اور مابعد کے انتخابات میں جماعتی رجحان مولانا سمیع الحق صاحب کی طرف ہوگیا اس کی وجوہات کیا ہیں کیا اس سے مولانا فضل الرحمان گروپ کے لوگ جو شاید مولانا سمیع الحق گروپ کے مقابلے میں زیادہ ہیں ناراض نہیں ہوئے؟

ج:۔ اصل بات یہ ہے کہ جمعیت علماء اسلام کے دونوں دھڑوں کے ساتھ ہمارا تعلق ہمیشہ خوشگوار رہا ہے ہم نے کبھی بھی کسی دھڑے کی طرف جھکاؤ نہیں کیا بدقسمتی یہ ہے کہ بہت زیادہ کوششوں کے باوجود جمعیت علماء اسلام کے دونوں دھڑے متحد نہیں ہوسکے کیونکہ ایک دھڑے کا اعتراض تھا کہ دوسرا دھڑا ایم آر ڈی میں ہے اور دوسرے دھڑے کا اعتراض تھا کہ ایک دھڑا ضیاء الحق کی آمریت کا حامی ہے لیکن جب ضیاء الحق بھی نہ رہا اور ایم آر ڈی بھی نہ رہی اس کے بعد اس اختلاف کا کوئی جواز نظر نہیں آتا اور جمعیت علماء اسلام کے اس اختلاف کو آئندہ تاریخ کبھی معاف نہیں کرے گی جمعیت علماء اسلام کے یہ جو دونوں دھڑے ہیں ان کے اختلاف کی اصل وجوہات کیا ہیں ہماری سمجھ میں نہیں آتا ہماری پالیسی سپاہ صحابہ کی شروع سے یہ رہی ہے کہ ہم دونوں کے بزرگوں کا احترام کریں مولانا حق نواز شہیدؒ جب زندہ تھے تو اس وقت انہوں نے جمعیت علماء اسلام کے ایک دھڑے کے اندر باقاعدہ عہدہ قبول کیا اور اس کے بعد پھر وہ اس عہدے سے بھی علیحدہ ہوگئے اور اس کی بھی کچھ وجوہات تھیں ان کو یہاں بیان کرنا کچھ مناسب نہیں ہے لیکن اس وقت بھی جب مولانا فضل الرحمان گروپ میں مولانا حق نواز صاحب عہدیدار تھے اور میں اور مولانا ایثار القاسمی بھی گروپ سے وابستہ تھے۔ اس وقت بھی ہم نے مولانا سمیع الحق یا مولانا درخواستی گروپ کے ساتھیوں میں سے کسی کے ساتھ کوئی محاذ نہیں بنایا نہ ہی اس کو مسئلہ بنایا بلکہ سپاہ صحابہ کو ان اختلافات سے ہم نے علیحدہ رکھا ہمدردیاں ہماری ضرور تھیں لیکن ہم نے اختلافات کو جس طرح جمعیت کے دھڑوں میں آویزش اور لڑائی رہی ہے ہماری نہیں تھی رائے کا اختلاف تھا لیکن ہم نے اس اختلاف کو

CamScanner

نمایاں نہیں کیا اس کے بعد پھر جو مولانا حق نواز شہیدؒ کا آخری سال گزرا ہے ان سارے اختلافات سے علیحدہ ہو کر گزرا ہے ان کی ہمدردیاں جو تھیں وہ دونوں طبقوں کے ساتھ تھیں چنانچہ عورت کی حکمرانی کے مسئلہ پر مولانا سمیع الحق صاحب نے جو اجلاس کوئٹہ میں بلایا تھا مولانا حق نواز شہیدؒ اس میں بھی شریک ہوئے ان کا یہ شریک ہونا اس بات کی دلیل تھا کہ انہوں نے آخری زندگی میں بیلنس رکھا یعنی یہ نہیں تھا کہ وہ ایک دھڑے کی طرف ہو گئے اور یہی پالیسی سپاہ صحابہ کی بقاء اور سپاہ صحابہ کی آئندہ ترقی کی ضامن ہے چنانچہ مولانا کی جب شہادت ہوئی تو میں نے الحمدللہ اسی بیلنس کو ابھی تک برقرار رکھا ہے۔ ہم نے دونوں دھڑوں میں سے کسی ایک دھڑے کی طرف جھکاؤ نہیں کیا لیکن ہوا یہ کہ مولانا حق نواز شہید نے مولانا فضل الرحمان کے ٹکٹ پر الیکشن لڑا پھر جب جمعیت علماء اسلام کے کچھ لوگ اسمبلی کے اندر گئے اور مولانا محمد خان شیرانی کو انہوں نے جمعیت علماء اسلام کا پارلیمانی لیڈر بنایا تو ہمیں مولانا شیرانی صاحب کے نظریات سے اختلاف تھا وہ پارلیمانی لیڈر تھے تو اگر سپاہ صحابہ اسی طرح مولانا فضل الرحمان کے ٹکٹ پر الیکشن لڑتی تو پارلیمانی لیڈر مولانا شیرانی ہوتے پھر ان کی پالیسی پر ہم چلتے اور خمینی کے بارے میں اور ایران کے بارے میں جو انکا نقطہ نظر تھا ہمیں اس سے دیانتدارانہ اختلاف کی بنیاد پر ہم نے ان کے ٹکٹ پر ان کے ماتحت رہنے کو قبول نہیں کیا لیکن اس کے علاوہ جو اس جمعیت کے اکابرین تھے بزرگ تھے بمعہ مولانا فضل الرحمان کسی کے احترام کو بھی ہم نے نہیں چھوڑا بلکہ ان کے احترام کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے بس ہم نے ان کے ٹکٹ پر الیکشن نہیں لڑا مولانا سمیع الحق صاحب نے برسرعام کراچی میں نشترپارک کی کانفرنس میں بھی اور پشاور کے اندر بھی کھل کر سپاہ صحابہ کے موقف کی تائید کی تو سپاہ صحابہ کے موقف کی ایک آدمی کھل کر تائید کرتا ہے اور دوسری طرف مولانا فضل الرحمان صاحب کی طرف میں چل کر گیا پشاور کی کانفرنس میں تو انہوں نے صاف جواب دے دیا کہ میں کانفرنس میں نہیں آتا تو ظاہر ہے کہ ایک آدمی کھل کر ہمارے موقف کی تائید کرتا ہے تو ہمارے کارکنوں کا اس گروپ کی طرف رجحان ہونا یہ ایک فطری بات ہے لیکن ان ساری باتوں کے باوجود میں اور میری جماعت کے کسی اہم

عہدیدار نے مولانا فضل الرحمان صاحب یا مولانا سمیع الحق صاحب یا مولانا درخواستی صاحب یا مولانا اجمل قادری وغیرہ یا مولانا اجمل خان کی شان میں کوئی گستاخی کی ہو ہم قطعاً تصور بھی نہیں کرسکتے اور ہماری زبان سے کوئی لفظ ایسا کبھی نہیں نکلا کہ ہم ان کے خلاف کوئی بات کریں۔

س:۔ مولانا ضیاء القاسمی صاحب بھی ہماری جماعت کے ایک اہم بزرگ ہیں ہماری سپریم کونسل کے چیئرمین ہیں ان کے بیانات اکثر مولانا فضل الرحمان صاحب کے خلاف آتے رہتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

ج:۔ اصل میں مولانا ضیاء القاسمی صاحب کے بیانات میں سمجھتا ہوں بدنیتی پر مبنی نہیں بلکہ انہوں نے اخلاص کے ساتھ اس نقطہ نظر سے اختلاف کیا کہ جو مولانا فضل الرحمان کی پالیسی رہی ہے پرخلوص اختلاف کو آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ انہوں نے کسی دشمنی کا مظاہرہ کیا بلکہ آپ ان کے بیانات جو اخبارات میں آرہے ہیں یا کئی رسالوں میں چھپے ہیں تو وہ الیکشن کے اندر مولانا فضل الرحمان کی پالیسی سے اختلاف رکھتے ہیں اور وہ ضیاء القاسمی صاحب کی دردمندانہ سوچ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کو آپ بدنیتی یا محاذ آرائی یا عداوت اور دشمنی نہیں کہہ سکتے بلکہ ایک جید عالم اور خطیب اور محسن کا وہ دیانتدارانہ اختلاف رائے ہے جو دلائل پر مبنی ہے تو اس پر بھی ہمیں غور کرنا چاہئے اور ہمارے جو دوسرے ساتھی ہیں ان کو غور کرنا چاہئے کہ ان کی جو باتیں قابل غور ہیں اس پر وہ عمل کریں اور اس کا جواب بھی دیں۔

س:۔ ہمارے علمائے دیوبند میں سے بعض علماء سٹیج پر شیعہ کو کافر کہنے کے خلاف ہیں آپ کے دلائل کے باوجود وہ قائل نہیں ہوسکے اس مسئلے میں ان کا موقف کیا ہے وہ کیوں قائل نہیں ہوتے؟

ج:۔ اصل بات یہ ہے کہ اس میں مولانا عبدالستار تونسوی، مولانا قاضی مظہر حسین سمیت اور بھی کئی اکابر ہیں اس میں دو طبقے ہیں ایک طبقہ تو شیعہ کو کافر بھی سمجھتا ہے اور سپاہ صحابہ کی پالیسی کو بھی تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے لیکن اخلاص کے ساتھ اس کی

رائے ہے کہ آپ جب کافر کافر شیعہ کافر کہتے ہیں تو اس سے ضد پیدا ہوتی ہے اس سے چڑ پیدا ہوتی ہے اس سے آپ کا دشمن جارحیت اختیار کرتا ہے جس کا مقابلہ کرنے کے لئے سپاہ صحابہ کو پہلے تیاری کرنی چاہئے پھر شیعہ کافر کا نعرہ لگانا چاہئے اور ایک طبقہ ایسا ہے کہ میں ان کا نام نہیں لیتا کسی کا ذکر کرنا بھی مناسب نہیں سمجھتا کہ وہ سپاہ صحابہ کے کافر کافر کے نعرے کے جواب میں شیعہ کی طرف سے قتل و غارت کی کاروائیوں سے خائف ہے۔ قتل کی کاروائیوں سے خائف ہو کر وہ ہماری تائید نہیں کرتا یا ہمارے مخالفین کی گولی کے ڈر سے ہماری تائید نہیں کرتا تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کے مقابلے میں ہمارا نقطہ نظریہ ہے کہ جب ایران کی ایک پوری حکومت صحابہ کو کافر کہنے پر تلی ہوئی ہے اور صحابہ کرام ؓ کو کھلے عام کافر کہہ رہی ہے کتابوں میں لٹریچر میں میڈیا میں تو اس کے جواب میں پاکستان کی حکومت بھی ہمارا ساتھ نہ دے اور پاکستان کے دانشور اور سیاستدان بھی مصلحتوں کا شکار رہیں تو کھل کر اس کفر کو جو اسلام کے نام پر پنپ رہا ہے کس طرح امت مسلمہ کو اس سے خبردار کیا جائے تو اس کا ایک ہی حل ہے کہ اس کفر کو عام کیا جائے جو اسلام کے لبادہ کے اندر لوگوں کو دھوکا اور فریب دے رہا ہے تو اس لئے ہم نے یہ تلخ حقیقت قبول کرلی ہے کہ اس کے جواب میں گولی آئے گی ہم نے کہا آنے دیں اس کے جواب میں جیل آئے گی ہم نے کہا آنے دیں اس کے جواب میں کارکنوں کو گولیاں لگیں گی ہم نے کہا لگنے دیں اس کے جواب میں ہمارے قائدین شہید ہوئے قائد جھنگوی شہید ہوئے' ایثار القاسمی شہید ہوئے' سو آدمی شہید ہوئے چھوٹے بچے شہید ہوئے اور جیلوں کے اندر ہمارے آدمی موجود ہیں ہم نے یہ ساری تلخ چیزیں برداشت کرلیں اور اس کے باوجود اپنے موقف پر قائم رہے جب سے مولانا حق نواز شہید ہوئے ہیں ایک لمحے کے ئے بھی ہمارے دل میں نہیں آیا کہ ہمارے لوگ مر رہے ہیں ہم اس کافر کافر کہنے کو چھوڑ دیں کیونکہ ہم دیانتداری کے ساتھ اور نیک نیتی کے ساتھ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جو ایران کا کفر ہے حکومت کی بنیاد پر سوائے اس سخت موقف کے رک نہیں سکتا' چنانچہ آپ دیکھیں کہ بالکل انقلاب آچکا ہے پورے ملک کے اندر پوری دنیا کے اندر کہ شیعہ کا کفر جس کو بیان کرنا اتنا مشکل تھا اب آسان ہو گیا ہے اور

تلخ لہجے کو بھی قبول کیا جا رہا ہے۔ صرف یہ کہا جا رہا ہے کہ کافر دلائل کے ساتھ بے شک کہو لیکن ان کو گولی نہ مارو' لیکن یہ بات چار سال پہلے نہیں تھی چھ سال پہلے نہیں تھی اگر ہم اس کے بارے میں نرمی کرتے تو یہ مولانا حق نواز کے خون سے غداری ہوتی اب جو لوگ ہمارے اس کافر کافر کے نظریہ کے خلاف ہیں۔ ہم ان کو بھی بدنیت نہیں کہتے ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ جو ایران کی جارحیت ہے جب بھی ان کی سمجھ میں آجائے گی کہ ایران کس طرح گہرے طریقے سے صحابہ کرامؓ کی تکفیر پر رائے عامہ کو ہموار کرنا چاہتا ہے تو وہ ضرور ہمارے ہم نوا بن جائیں گے۔

س:۔ شیعیت کے خلاف پاکستان کی کئی دینی جماعتیں جن کا تعلق بھی علمائے دیوبند سے ہی ہے کام کر رہی ہیں اور وہ سیاست سے ہٹ کر خالصتا" مذہبی کام کر رہی ہیں مثلا" تنظیم اہل سنت' خدام اہل سنت' تحفظ حقوق اہل سنت' مجلس علماء اہل سنت تحریک دفاع صحابہ' یہ اکٹھی ہو کر کام کیوں نہیں کرتیں ان کو اکٹھا کرنے میں سپاہ صحابہ نے اب تک کیا کردار ادا کیا؟

ج:۔ اصل بات یہ ہے کہ وہی بات جو میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ سپاہ صحابہ کا جو سخت موقف ہے کہ شیعہ کے کفر کا برملا اظہار اور اس پر اصرار اسی سے ہمارا بعض مذہبی جماعتوں سے اختلاف ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ لہجہ تلخ ہے لیکن اس کے باوجود ہم نے ان کو ساتھ ملانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے ہر ایک کے دروازے پر گئے ہیں۔ شروع میں جب میں سپاہ صحابہ کا سربراہ بنا آپ کو معلوم ہے کہ ہم مولانا تونسوی صاحب کے پاس گئے ہیں۔ مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کے پاس بھی اسلام آباد کی کانفرنس کے لئے میں خود گیا ہوں اور ہم نے قاضی عبداللطیف صاحب کے ذریعے ان کو باقاعدہ جہلم جا کر دعوت دی ہے اور اس کے بعد بھی ہم نے کئی مرتبہ ان لوگوں سے ملاقات کی خواہش بھی کی ہے کوشش بھی کی ہے لیکن ہم انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ ہم اس میں مکمل طور پر کامیاب نہیں ہو سکے اور اب بھی کوششیں جاری ہیں کہ ہم ان تمام علماء اور اکابرین کے ساتھ چلیں اور ان کو ساتھ لیکر چلیں اور اس کے لئے ہم باقاعدہ بہت جلد علماء کا ایک فورم

بلا رہے ہیں۔ مولانا ضیاء القاسمی صاحب کی قیادت میں کہ جو ان تمام جماعتوں کے سربراہوں سے ملے گا۔ سپاہ صحابہ کے مشن کے لئے یہ صرف اپنے معاصرین اور اپنے ہم نواؤں کو نہیں بلکہ بریلوی' دیوبندی' اور اہلحدیث کے دوسرے علماء اور جید علماء کے ساتھ رابطہ کے لئے سپریم کونسل کی ایک کمیٹی ہم نے قائم کر دی ہے جو انشاء اللہ ان تمام علماء کو ہمارے قریب لانے میں معاون ثابت ہوگی۔

س:- آپ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ یکم محرم کی پنجاب کی حد تک آپ نے چھٹی منظور کرالی ہے۔ لیکن جو چھٹی منظور ہوئی ہے وہ حکومت نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عنوان پر نہیں کی سال نو کے عنوان پر کی ہے تو اس کو بھی صحیح عنوان دلوانے اور باقی خلفاء کرام کی چھٹی تمام صوبوں میں منظور کرانے کے بارے میں آپ کا کیا لائحہ عمل ہے؟

ج:- ہم اس کے لئے تمام صوبوں کے وزراء اعلیٰ سے ایک وفد سپاہ صحابہ کا بھیج رہے ہیں جو خلفائے راشدین کے ایام کی چھٹی کے لئے انشاء اللہ کوشش کرے گا اور یہ جو سال نو کے عنوان پر چھٹی کی ہے اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ سال کا جو آغاز ہوا ہے یہ بھی حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں ہی ہوا اب یوم فاروق اعظمؓ پر جو اخبارات میں ایڈیشن چھپتے ہیں وہ آئندہ بھی چھپیں گے بند تو نہیں ہو جائیں گے تو ایڈیشن بھی چھپیں گے اور چھٹی بھی ہوگی تو ہر آدمی کے ذہن میں یہی ہوگا کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے یوم پر چھٹی ہے۔ بے شک اس میں نئے سال کا آغاز بھی ہے۔

س:- تحفظ ناموس صحابہ و اہل بیت بل مولانا محمد اعظم طارق نے پچھتر ۷۵ ممبران قومی اسمبلی کے دستخطوں سے پیش کیا تھا اس میں سے بھی بعض پیپلز پارٹی کے ارکان نے اپنے نام واپس لے لئے اور وہ پارٹی پالیسی کے خلاف نہ چل سکے۔ اس طرح بل اکثریتی پارٹی کے بغیر کیسے پاس ہوگا۔ کیونکہ پیپلز پارٹی حمایت نہیں کر رہی اس کے لئے آپ کیا ہوم ورک کر رہے ہیں؟

ج:- اس سلسلے میں آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ہیں

ارکان اسمبلی پیپلزپارٹی کے دستخط تھے ان میں سے سترہ ۱۷ انے واپس لے لئے ان سترہ ۱۷ کی جگہ دس مسلم لیگ سے ہمیں اور مل گئے سات کا فرق ہے وہ بھی انشاء اللہ ہم دور کرنے کی کوشش کریں گے اس کے علاوہ ہم نے ناموس صحابہ بل کے لئے کئی وزراء سے بھی رابطہ کیا ہے اور ان کی طرف سے ہمیں آفر ہوئی ہے کہ سزائے موت سخت ہے۔ کیونکہ مسئلہ تو حد کا نہیں ہے تعزیر کا ہے اور تعزیر قاضی کی صواب دید پر ہوتی ہے کم یا زیادہ دے سکتے ہیں تو سزائے موت سے کم سزا بھی ہوسکتی ہے ممکن ہے اس پر دونوں کا کمپرومائز ہو جائے اس سلسلے میں ایک خاص طبقہ یعنی اسمبلی کے اندر جو مذہبی جماعتیں ہیں وہ یہ رول ادا کر رہی ہیں کہ درمیانی راستہ کوئی نکل آئے اور ہم ان کے ساتھ کام کر رہے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ ناموس صحابہ بل کی منظوری کے لئے رائے عامہ کو ہم نے ملک بھر میں ہموار کیا۔ آٹھ ڈویژنل کانفرنسوں کا پہلا مرحلہ ہمارا مکمل ہوگیا اب دوسرے نمبر پر ہم ناموس صحابہ سیمینار کریں گے اور تربیتی کنونشن کریں گے اور اس کے بعد مرحلہ ٹرین مارچ اور گھیراؤ کا ہوگا اگر ہمارے مذاکرات کے کوئی مثبت نتائج نہیں نکلتے۔ لیکن ہمیں یقین ہے اسمبلی کے اندر سے ایک مذہبی لیڈر نے ہمیں یقین دلایا ہے کہ یہ مسئلہ انشاء اللہ اسمبلی میں حل ہو جائے گا تو یہ جو ہم نے آٹھ ڈویژنل کانفرنسیں کی ہیں اس سے قبل تحصیل سے کام شروع کیا تحصیل میں بھی احتجاجی مظاہرے ہوئے اضلاع میں بھی ہوئے آٹھ ڈویژنل کانفرنسیں بھی ہوئیں تو یہ سارا ہوم ورک اس بل کے لئے ہے اس کے بعد ہم سیمینار منعقد کریں گے۔ ہر علاقے کے معززین' تاجران' سکالروں' دانشوروں اور علماء کو باقاعدہ دعوت دے کر ہوٹلوں میں' ڈسٹرکٹ کونسل ہالوں میں ان کو اس بل کے بارے میں بریف کریں گے اور اسمبلی کے اندر ایک وفد ارکان اسمبلی سے اس بل پر مذاکرات کر رہا ہے اور ذہن سازی ہو رہی ہے اور لٹریچر بھی اور گستاخ صحابہ کی شرعی سزا کا حکم بھی جو چھپ رہا ہے اور خط بھی بہت جلد انشاء اللہ ہم ارکان اسمبلی تک پہنچائیں گے۔

س :۔ کانفرنسوں وغیرہ سے عوام کا ذہن تو بن جاتا ہے لیکن ایم این ایز جو پارٹی پالیسی کے تحت چلتے ہیں ان کا ذاتی ذہن نہیں بنتا ہے پارٹی پالیسی بدلتی ہے تو وہ بھی

بدل جاتے ہیں ان کا ذہن نجی ملاقاتوں اور شیعہ کا اصل لٹریچر دکھا کر بنانا کیا زیادہ موثر نہ ہوگا؟

ج:۔ ہاں یہ ہم کر رہے ہیں اس کے لئے ہم آئندہ اسمبلی کے سیشن میں ہوم ورک کریں گے۔

س:۔ مولانا محمد اعظم طارق صاحب نے سپیکر کے چیمبر میں وزیر قانون کی موجودگی میں ایک رائے پیش کی تھی کہ اس بل کو آپ اسلامی نظریاتی کونسل میں بھیج دیں اور جو وہ فیصلہ کرے فریقین پابند ہو جائیں۔ یہ بات کسی حد تک طے ہوگئی تھی اس پر بات آگے چل رہی ہے یا وِدڈرا With Draw کر لیا گیا ہے؟

ج:۔ اس پر بات چیت کوئی آگے نہیں بڑھ سکی ہم اس لائن پر آئندہ مذاکرات اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر کریں گے اگر ہمیں اس میں کوئی صحیح ضمانت مل گئی یا اس کے مضمرات و عوامل پر غور کرنے کے بعد کوئی راستہ نظر آیا تو ہم اس پر بھی غور کر سکیں گے۔

س:۔ مولانا منظور احمد نعمانی صاحب نے ایرانی انقلاب کتاب کے بعد شیعیت کی تکفیر پر بہت سے مفتیان کرام سے فتویٰ حاصل کیا تھا جو متفقہ فیصلہ کے نام سے شائع بھی ہوا اس میں سعودی عرب۔ مصر۔ شام۔ عراق۔ متحدہ عرب امارات اور بہت سے غیر عرب اسلامی ممالک کے مفتیان کرام کے فتاویٰ جات موجود نہ ہیں کیا ان تک ابھی کوئی شیعہ لٹریچر لے کر نہیں پہنچا؟

ج:۔ اصل بات یہ ہے کہ جو بعض عرب ممالک ہیں ان کے مفتیان کے فتاویٰ جات حکومتی پالیسیوں کے تابع ہیں تو اس سلسلے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ان حالات میں عرب ممالک کی حکومتیں کوئی واضح فتویٰ جاری کریں لیکن اس کے باوجود سعودی عرب اور کئی عرب ملکوں کے مفتیان کے شیعہ کے کفر کے بارے میں پہلے سے فتویٰ جات موجود ہیں۔

س:۔ وہ شائع ہونے چاہئیں متفقہ فیصلہ میں تو زیادہ تر برصغیر کے علماء

CS CamScanner

کرام کے فتاویٰ موجود ہیں؟

ج:۔ اس سلسلے میں ہم کوشش کررہے ہیں ایک نئی کوشش آنے والی ہے کہ سپاہ صحابہ جو تاریخی دستاویز شائع کررہی ہے اس دستاویز کے شروع میں وہ متفقہ فتویٰ بھی موجود ہے اور فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی کا جو متفقہ فیصلہ ہوا عبدالستار خان نیازی کی قیادت میں حکومت پاکستان نے کیا وہ بھی موجود ہیں وہ دستاویز چونکہ ساڑھے سات سو ۷۵۰ صفحات پر مشتمل ہے ایک سو پینسٹھ شیعہ کتب کا فوٹو سٹیٹ ہم شائع کررہے ہیں اور وہ ایک تاریخی چیز ہوگی پاکستان میں بلکہ اسلام کی تاریخ میں اور وہ دستاویز لے کر ہم اٹھاون (۵۸) ملکوں کے مفتیان کے پاس جائیں گے اور پھر اس دستاویز کی بنیاد پر شیعہ کے کفر کا فتویٰ حاصل کریں گے ظاہر ہے کہ جب ایک سو پینسٹھ ایسی کتابیں ہر ملک کے علماء کرام کے سامنے آئیں گی جن میں صحابہ کرامؓ کو کافر اور مرتد لکھا گیا ہو تو کوئی مفتی بھی شیعہ کو مسلمان نہیں کہہ سکتا۔

س:۔ شیعیت کی آئینی تکفیر کے لئے جماعت کا کیا پروگرام ہے؟ جو مولانا صاحب کا اصل مشن تھا؟

ج:۔ سپاہ صحابہ نے جو ناموس صحابہؓ بل پیش کیا ہے اس سے ہم اپنے انہی مقاصد کی طرف بڑھ رہے ہیں اگر مولانا حق نواز شہیدؒ خود زندہ ہوتے تو پھر بھی پہلے مرحلے پر وہاں شیعہ کے کفر کا کوئی بل نہ آسکتا ابھی تو صرف یہ مرحلہ ہے کہ ناموس صحابہؓ کو آئینی تحفظ دیا جائے اس کے لئے آپ دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح پورے ملک میں مخالفت کا طوفان اٹھا ہے اگر تکفیر کی بات عمومی ذہن سازی کے بغیر وہاں شروع کی جائے اور اس کے لئے رائے عامہ ہموار نہ کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کبھی بھی پایہ تکمیل تک نہ پہنچے گا تو سپاہ صحابہ اپنے مقاصد کی طرف بڑھ رہی ہے اور اس کے لئے ہم ابتدائی آئینی راستہ اختیار کررہے ہیں تاکہ ناموس صحابہ محفوظ ہوسکے اور اس کو پامال کرنے والوں کے لئے سزا کا تعین ہوسکے۔ شیعیت کی عمومی آئینی حیثیت کا تعین بعد میں ہوگا۔

س:۔ میرا اگلا سوال کچھ سیاسی نوعیت کا ہے نواز شریف حکومت اور بے

نظیر حکومت نے اپنے اپنے دور میں جو سپاہ صحابہ سے سلوک کیا آپ اس کا تقابل کرنا پسند فرمائیں گے؟

ج:- اصل میں بے نظیر اور نواز شریف دونوں کے مفادات مشترک ہیں مثلاً" پانچ باتوں میں یہ دونوں ایک ہی ہیں پہلی بات یہ ہے کہ دونوں امریکی مفادات کے علمبردار ہیں۔ دونوں کی پالیسیاں امریکی پالیسیوں کے تابع ہیں۔ دونوں امریکہ کے سامنے بھیگی بلی بنے ہوئے ہیں۔ دونوں امریکہ کو ہی اپنا رازق اور خدا سمجھنے لگے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ دونوں نے اپنے اپنے حلیفوں سے دھوکہ کیا۔ بے نظیر نے جو ایم۔ آر۔ ڈی کے دور میں جب وہ پچھلی بار اقتدار میں آئیں تو ایک ایک کرکے سب سے دھوکہ کیا اور نواز شریف نے بھی ۱۹۹۰ء کے الیکشن میں مذہبی جماعتوں کو اپنے ساتھ ملایا اور جب اقتدار میں آئے تو ان سے دھوکہ کیا اور تیسری ان کی قدر مشترک یہ ہے کہ دونوں کی جو آپس کی جنگ ہے وہ صرف کرسی کی ہے۔ صرف کرسی کے لئے ایک دوسرے سے لڑتے ہیں کوئی نظریہ کوئی بات سامنے نہیں اور چوتھی بات یہ ہے کہ دونوں نے اسلامی دفعات کا مذاق اڑایا۔ مثلاً" بے نظیر نے اسلامی سزاؤں کو وحشیانہ قرار دیا۔ نواز شریف نے سود کو تحفظ دینے کے لئے سپریم کورٹ میں اپیل کی اور ایک قدر مشترک ان دونوں کی یہ ہے کہ شریعت بل کے بارے میں دونوں کا موقف ایک ہے۔ ناموس صحابہ بل کے بارے میں دونوں کا موقف ایک ہے۔ بحیثیت حکومت کے دونوں کا موقف ایک رہا ہے۔ اسد الرحمان صاحب نواز شریف کے دور میں پارلیمانی امور کے وزیر تھے انہوں نے ناموس صحابہ بل کی مخالفت کی تھی اور اب ڈاکٹر شیر افگن پارلیمانی امور کے وزیر ہیں وہ بھی مخالفت کر رہے ہیں۔ اسی طرح وزیر قانون چوہدری عبدالغفور نواز شریف کے دور میں تھے وہ بھی اس کے مخالف تھے۔ وزیر قانون جو اب ہیں وہ بھی اس کے مخالف ہیں اسی طرح اسلام کے حوالے سے آپ دیکھ لیں کہ آصف احمد علی کو نواز شریف نے رکھا تھا وہی آصف احمد اب ان کے پاس ہے اور اسلام کے خلاف اس کے بدنام زمانہ بیانات نواز شریف کے دور میں بھی آتے رہے ہیں اور اب بھی آتے ہیں۔ لہٰذا اب یہ ساری سچویشن سامنے ہے۔ عوام دونوں کا

CamScanner

مزہ چکھ چکے ہیں کہ دونوں کا مقصد صرف ایک ہے اگلی بات یہ کہ اس وقت نواز شریف کے ساتھ جو لوگ ملے ہوئے ہیں ان کی وجہ یہ نہیں ہے کہ نواز شریف نے اپنے دور میں وعدے پورے کئے اس کی وجہ اینٹی پیپلزپارٹی ذہن ہے اس میں اینٹی پیپلزپارٹی ووٹ زیادہ ہے اور اینٹی پیپلزپارٹی ووٹ نواز شریف کو کاسٹ ہوتا ہے اس لئے کہ وہ اس کو مضبوط آدمی سمجھتے ہیں کہ ہمارا اینٹی ہونا موثر ہوگا تو اس بنیاد پر ایک بڑا طبقہ نواز شریف کے ساتھ ہے۔

س:۔ یہ تو ان کی قدر مشترک تھی میرا سوال یہ تھا کہ اپنے اپنے دور میں انہوں نے سپاہ صحابہ سے جو برتاؤ کیا وہ سامنے آجائے...؟

ج:۔ وہ بھی سامنے ہے کہ مولانا حق نواز شہیدؒ جب شہید ہوئے تو اس وقت بے نظیر کی حکومت وفاقی تھی اور نواز شریف شہیدؒ صوبائی حکمران تھے اور نواز شریف نے اپنے دور اقتدار میں مولانا حق نواز صاحب پر تشدد بھی کیا۔ مولانا صاحب اس کی وزارت علیہ کے دور میں شہید بھی ہوئے پھر اس کے دور میں کارکنان پر تشدد بھی ہوا میں نے خود نواز شریف کو تین مرتبہ ملاقاتوں میں شیعہ کی ایک سو پینسٹھ کتابیں پیش کیں۔ فوٹو سٹیٹ پیش کیں اور ۲۸ ستمبر۱۹۹۱ء کا وہ تاریخی اجلاس تھا جس میں ہم نے اپنا موقف واضح کیا اور اس نے ہم سے وعدہ کیا کہ ہم ان کو باقاعدہ ضبط کریں گے لیکن بعد میں بار بار کہنے کے باوجود اس نے عمل نہیں کیا بالکل اسی طرح میں صدر اسحاق کے پاس بھی یہ کتابیں لے گیا۔ "کشف الاسرار" وغیرہ ایران کی ساری کتابیں جو صحابہ کے خلاف تھیں اس نے وعدہ کیا کوئی عمل نہ کیا۔ اسی طرح پیپلزپارٹی کے دور میں یہ سارا لٹریچر لے کر ہم فاروق لغاری کے پاس گئے اور لغاری صاحب نے تو اس سے بھی آگے بڑھ کر مجھے کہا کہ آپ ایک فارمولا پیش کریں جس سے شیعہ سنی امن ہو جائے تو میں نے لغاری صاحب کے کہنے پر ایک فارمولا بنایا جو خلافت راشدہ رسالے میں بھی چھپ چکا ہے۔ سات نکاتی فارمولا جس میں شیعہ کے ساتھ جو اصل اختلاف ہے اس کا ذکر کیا گیا اور اس میں یہ تسلیم کیا کہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ شیعہ کو پاکستان سے نکالا جائے ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ شیعہ کو یہاں قتل کر دیا جائے' بلکہ ہم یہ

CamScanner

کہتے ہیں کہ جو لٹریچر' کتابیں صحابہ کرامؓ کے خلاف' تحریف قرآن کے حق میں اس ملک میں شائع ہو رہی ہیں ان کو ختم کردیں۔ شیعہ ہماری دل آزاری بند کردیں تو فاروق لغاری صاحب نے اس وقت زبانی طور پر بھی یہ وعدہ کیا کہ میں اس پر عمل کروں گا' لیکن بعد میں جب انہیں تحریری طور پر سات نکاتی فارمولا پیش کیا اس کا تاحال کوئی جواب نہیں دیا تو اس سے میں سمجھتا ہوں کہ نواز شریف ہو یا بے نظیر ہو صدر اسحاق ہو یا فاروق لغاری ہو یہ شیعہ سنی فسادات ختم کرانے میں مخلص نہیں ہیں اور نہ ہی اس مسئلہ کے اصل عوامل پر غور کرنے والے ہیں نہ ہی انہوں نے سنجیدگی کے ساتھ کبھی اس مسئلے کا جائزہ لیا ہے نہ کسی حکومت نے اس کو ختم کرنے کے لئے کوئی سنجیدہ کوشش کی ہے نہ اسمبلی نے نہ ہائی کورٹ نے نہ سپریم کورٹ نے نہ پاکستان کے کسی ادارہ نے میرا مطلب یہ ہے کہ پاکستان کے اندر کتنے ادارے ہیں ایک جگہ پر کسی عورت کی آبروریزی ہوتی ہے تو ہائی کورٹ کے جج خود بخود رپورٹ طلب کرلیتے ہیں کیس اپنے پاس منگوا لیتے ہیں کسی گاؤں میں کوئی لڑائی ہوتی ہے جھگڑا ہوتا ہے ظلم ہوتا ہے تو جج اس کو خود منگا لیتا ہے لیکن یہاں پاکستان میں کتنی کتابیں صحابہ کرامؓ کے خلاف لکھی گئی ہیں ان کو کافر لکھا گیا ہے کسی عدالت نے نہیں بلایا۔ کسی عدالت نے مداخلت نہیں کی اور حکمرانوں کو بار بار وہ کتابیں دی گئیں اور اس کے بعد اس پر کوئی عمل نہیں ہوا لہٰذا حکومت خود اس تنازعہ کو ختم کرنے میں مخلص نہیں ہے جب تک حکمرانوں کا اعلیٰ سطحی کوئی گروپ کوئی گروہ اس کو ختم کرنے میں سنجیدہ نہیں ہوتا اس کے اصل اختلافات کو ختم کرنے کے لئے باقاعدہ کوئی حکمت عملی نہیں اپناتا اور انتہائی گہری نظر سے اس کو نہیں دیکھتا اس وقت تک یہ مسئلہ حل نہیں ہوسکتا صرف زبانی دعوؤں سے' بیانات سے جیسے گزشتہ دنوں فاروق لغاری صاحب نے گلگت سے بیان دیا۔ آپ دیکھیں کہ گلگت میں جب بھی کوئی صدر جاتا ہے تو ایسے بیانات دیتا ہے نواز شریف صاحب بھی گئے تھے انہوں نے کہا تھا کہ جو شیعہ کو کافر کہے گا میں اسے گولی ماردوں گا یا گولی ماردو صدر اسحاق صاحب گئے انہوں نے کہا کہ فرقہ واریت ختم ہونی چاہئے لغاری صاحب گئے کہتے ہیں کہ فرقہ واریت اس ملک کے لئے زہر قاتل ہے۔ ختم ہونی چاہئے لیکن نہیں ختم ہوتی۔ اس

لئے کہ اس کے لئے کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی جب کوئی اس اختلاف کا ذکر کرتا ہے تو حکمران کہہ دیتے ہیں کہ ہاں جی اس کو ختم ہونا چاہئے لیکن اس پر کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کرتا اس لئے کہ وہ اس میں مخلص نہیں ہیں اس کو حقیقت میں ختم نہیں کرنا چاہتے۔

س:- ۱۹۹۳ء میں نواز شریف کے مقابلے میں بے نظیر کی قومی اسمبلی کی سیٹیں نسبتاً" زیادہ ہونے کی وجہ سے سپاہ صحابہ نے اسکی حکومت کی تشکیل کی مخالفت نہ کی اور نواز شریف کی حمایت نہ کی لیکن بہرحال بے نظیر شیعہ ہے اس سے جان چھڑانے کے لئے کیا فضا سازگار ہوئی ہے یا ہو رہی ہے؟

ج:- تشکیل حکومت کی بات پرانی ہے اس میں ہمارے دو ووٹ ہیں متحدہ دینی محاذ کے یا سپاہ صحابہ کے اس سے کوئی حکومت بننے سے یا بگڑنے سے رہ نہیں سکتی ہمارا کوئی ایسا رول نہیں بنتا جس سے حکومت ختم ہو جائے ہماری دلی خواہش یہ تھی کہ بے نظیر اقتدار پر نہ آئے اسی لئے ہم نے اسمبلی کے اندر سپیکر کے انتخاب میں نواز شریف کے سپیکر کا ساتھ دیا لیکن نواز شریف کے اپنے کئی آدمیوں نے پیپلز پارٹی کو ووٹ دیا تو سپیکر کا ووٹ دینا ہماری اس خواہش کا اظہار تھا کہ نواز شریف کا آدمی یا وہ خود وزیراعظم بن جائے اس لئے کہ بے نظیر کے مقابلے میں ہم اسے بہتر سمجھتے ہیں یہ ہمارا بنیادی موقف ہے ایک تو بے نظیر شیعہ ہے دوسرے عورت ہے تو یہ دونوں چیزیں نواز شریف میں نہیں ہیں۔ بے شک ہمارے ساتھ اس نے بے وفائی بھی کی لیکن پھر بھی وہ بہتر ہے۔ دونوں میں سے یہی وجہ ہے کہ ہم نے نواز شریف کے سپیکر کا ساتھ دیا ظاہر ہے کہ جب اس کا سپیکر جیت جاتا تو پھر وہ وزیراعظم بھی ہو جاتا لیکن جب اس کا سپیکر ہی نہ جیت سکا تو پھر ہمارے دو ووٹوں کی حیثیت ہی نہیں تھی دوسری بات یہ کہ نواز شریف صاحب آخری مرحلے میں خود دستبردار ہو گئے تھے وزارت عظمٰی سے بلکہ نوابزادہ نصراللہ صاحب کو وزیراعظم بنانے پر تیار ہو گئے تھے تو جب وہ اپنے معاہدے سے پھر گئے یعنی کسی اور کو وزیراعظم بنانے پر تیار ہو گئے تو پھر ہم کسی کے پابند نہیں رہے اس لئے ہم نے نیوٹرل رول ادا کیا۔

س:- بے نظیر شیعہ عورت سے جان چھڑانے کے لئے کوئی فضا سازگار

ہوئی ہے یا ہو رہی ہے؟

ج:- بات یہ ہے کہ مذہبی قوتیں اس وقت کیوں بے نظیر کے خلاف نہیں اٹھ رہی ہیں نواز شریف کی اسلام سے بے وفائی کی وجہ سے اگر نواز شریف سے اسلام کی کچھ توقع ہوتی تو مذہبی قوتیں کب کی اٹھ کھڑی ہوتیں لوگ یہ سوچتے ہیں کہ ایک عورت کے خلاف تحریک چلائیں۔ بے نظیر لادین عورت ہے تو اس کے مقابلے میں نواز شریف آئے گا تو وہ بھی تو لادین ہے اس لئے یہ سرد مہری ہے۔ پچھلی مرتبہ مقابلے بازی کی وجہ سے نواز شریف وزیر اعظم بنے تھے جب وہ وزیر اعلیٰ تھے اس وقت نواز شریف ہی متبادل طور پر وزیر اعظم نظر آرہے ہیں اور لوگوں کو اسلامائزیشن کے سلسلہ میں ان سے امیدیں تھیں لیکن اب عوام یا مذہبی قوتیں نواز شریف سے نالاں ہیں اگر نواز شریف اپنی غلطی کی معذرت کرے کھلم کھلا اس کا اظہار کرے تو اس کے بعد مذہبی قوتیں اس کا ساتھ دے سکتی ہیں لیکن نواز شریف صاحب سے ہمیں یہ توقع نہیں ہے کیونکہ وہ خود مذہبی جماعتوں کے ساتھ الائنس نہیں چاہتے اور اس میں مخلص نہیں ہیں۔

س:- اگر بے نظیر کی حکومت ختم ہو جائے اور نواز شریف آجائے تو کیا اس سے سپاہ صحابہ اور فقہ جعفریہ کی پالیسیوں میں تبدیلی کی توقع کی جاسکتی ہے؟

ج:- اس کے ماضی کے کردار اور اس کے گرد لادین اور شیعہ عناصر کے گھیراؤ کی بنیاد پر یہ اس سے توقع نہیں کی جاسکتی۔

س:- سپاہ صحابہ کو قائم ہوئے نو (۹) سال ہو چکے ہیں یہ ایک تحریک کی صورت میں نمودار ہوئی تھی آپ کے خیال میں یہ تنظیم کہلانے کی حق دار ہو گئی ہے یا ابھی تحریک ہی کے انداز اپنائے ہوئے ہے؟

ج:- میں نے اس سلسلے میں تازہ کتاب لکھی ہے سپاہ صحابہ کا نصب العین اور اس کے تقاضے اس میں باقاعدہ ایک باب بنایا ہے کہ تحریک کی بجائے تنظیم تو ظاہر ہے کہ ایک تحریک جب اٹھتی ہے تو ایک طوفان کی شکل میں ہوتی ہے اور طوفان جب اٹھتا ہے تو اس کو باقاعدہ طور پر سنبھالا نہ جائے تو وہ طوفان ختم ہو جاتا ہے اس تحریک اور طوفان کو

ہم تنظیم کی لڑی میں پرو رہے ہیں اور اس میں ہم کافی حد تک کامیاب ہوئے ہیں کہ مولانا حق نواز کی شہادت کے بعد اس کی مجلس شوریٰ بنائی گئی چاروں صوبوں میں اسے تشکیل دیا گیا اور ہر ضلعے کی باڈی بنائی گئی ہر ڈویژن کی باڈی بنائی گئی تو یہ سب چیزیں کیوں ہیں تاکہ ہم اس کو تنظیم کی لڑی میں پرو دیں اور اس میں ہم کافی حد تک کامیاب ہوئے ہیں کہ اس ملک میں تقریباً تمام اضلاع میں سپاہ صحابہ تشکیل پا چکی ہے اور اس کے یونٹس ایک مضبوط بنیاد پر کام کر رہے ہیں تو کافی تیزی سے یہ جماعت بطور ایک تنظیم کے فعال ہو رہی ہے اور مجھے امید ہے کہ یہ سلسلہ آگے اسی طرح بڑھتا جائے گا۔

س:۔ جماعت کے پاس کارکنان کے ریکارڈ کا کوئی کمپیوٹرائزڈ نظام نہیں ہے نہ اپنا پریس ہے اور نہ بقدر کفایت لائبریری ہے اس کمی کو دور کرنے کے لئے آپ کیا کوشش فرما رہے ہیں؟

ج:۔ کمپیوٹرائزڈ نظام تو انشاء اللہ جلدی ہو گا وہاں لاہور میں فاروق اعظم سیکرٹریٹ تعمیر ہو رہا ہے اس کی تعمیر کے بعد یہ سارا نظام کمپیوٹر میں ہم لے آئیں گے اور جماعت کو آرگنائز کرنے کے لئے بھی ہم نئی حکمت عملی اپنا رہے ہیں اور مجلس عاملہ اور مجلس شوریٰ کا نومبر میں جو اجلاس ہو رہا ہے یہ بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ فاروق اعظم سیکرٹریٹ میں ایک لائبریری بھی قائم کی جا چکی ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد جماعت اپنا پریس لگانے میں بھی کامیاب ہو جائے گی۔

س:۔ مولانا کارکنان کے خطوط میں لٹریچر کی طلب بہت زیادہ پائی جاتی ہے ان کی اس طلب کو کس حد تک پورا کیا جا رہا ہے؟

ج:۔ سپاہ صحابہ کے لٹریچر کا معاملہ شروع سے ہی کمزور رہا ہے۔ لیکن ابھی اس سال ہم نے سپاہ صحابہ کے پروگرام پر مشتمل کافی لٹریچر شائع کیا ہے اس لئے سب سے پہلے "سپاہ صحابہ کیا ہے اور کیا چاہتی ہے" یہ بہت بڑی تعداد میں رسالہ چھپ چکا ہے اور اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد سے مل سکتا ہے اور دفتر سپاہ صحابہ جھنگ سے بھی یہ رسالہ مل سکتا ہے۔ اس میں سپاہ صحابہ کا مکمل پروگرام موجود ہے اور دوسرے نمبر پر

CamScanner

"مولانا حق نواز شہیدؒ کی جدوجہد" یہ کتاب بھی حال میں شائع کی ہے۔ پہلے بھی چھپی تھی اب دوبارہ اچھے انداز میں اسے شائع کیا گیا ہے۔ اسی طرح "سپاہ صحابہ کا نصب العین اور اس کے تقاضے" ایک سو صفحے سے زائد یہ کتاب ہے جس میں سپاہ صحابہ کے کارکنوں کی شرائط اور کارکنوں کی خصوصیات اور کارکنوں کے کام کی نوعیت تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہے کہ ہم نے کس انداز سے کس مرحلے سے کام کرنا ہے سپاہ صحابہ کا اصل پروگرام کیا ہے؟ سپاہ صحابہ کیا چاہتی ہے؟ اس کو کس انداز میں ہم نے کام کو آگے بڑھانا ہے اس پر مشتمل یہ تین کتابیں شائع ہوئی ہیں اور "سپاہ صحابہ کیا ہے اور کیا چاہتی ہے" یہ انگریزی میں بھی چھپ گئی ہے اسی طرح بہت ساری اور کتابیں جو اس ملک میں وقت کی ضرورت ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں نے لکھی ہیں اور تقریباً ۲۶ کتابیں چھپ چکی ہیں جس میں تمام صحابہ میں سے بیس ۲۰ ابتدائی صحابہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت معاویہؓ وغیرہ پر ایک ایک رسالہ چھپ چکا ہے۔ یہ انشاء اللہ سپاہ صحابہ کے لٹریچر کی کمی کو دور کردے گا اور اسی طرح ناموس صحابہ کا بل جو مولانا اعظم طارق نے پیش کیا اس کے لئے "گستاخ صحابہ کے لئے شرعی سزا" چھپ گئی ہے کتاب اور اس کے آخر میں وہ بل بھی موجود ہے ارکان اسمبلی کے لئے اور میری کتاب "اسلام میں صحابہ کرامؓ کی آئینی حیثیت" اس کا بھی دوسرا ایڈیشن چھپ گیا ہے اور اسی طرح "خلافت و حکومت" جو کتاب ہے سپاہ صحابہ کی بنیاد وہ بھی اس وقت پریس میں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو یہ لٹریچر کی کمی ہے وہ انشاء اللہ اس سے دور ہو جائے گی اور اسی طرح ہم نے مولانا احمد رضا خان بریلوی اور دوسرے بریلوی علماء کے فتاوی جات بھی شائع کئے مختصر پمفلٹ میں وہ بھی اس کاز میں کافی معاون ثابت ہوں گے تو اگر تمام ساتھی ایک ایک سیٹ منگوائیں اور آگے بڑھائیں تو انشاء اللہ اس سے فائدہ ہو گا بلکہ ہم نے رسالہ میں بھی اشتہار دیا ہے کہ "سپاہ صحابہ لٹریچر گفٹ سکیم" نکالی ہے جو تمام پچیس تیس کتابیں چھپی ہوئی ہیں ان کا ایک سیٹ ہم نے بنایا ہے اس سیٹ کو نصف قیمت پر ہم لوگوں کو دے رہے ہیں، تاکہ یہ کمی دور ہو چنانچہ لاہور میں ایک ساتھی نے ۱۰۰ سیٹ خرید کر وہاں کے اخباری نمائندوں کو ایڈیٹروں

کو اور ارکان اسمبلی کو دیا ہے اس سے انشاء اللہ بڑا فائدہ ہوگا تو میں سمجھتا ہوں کہ لٹریچر کی کمی اس طرح دور ہو رہی ہے اور آہستہ آہستہ یہ درست ہو جائے گی۔

س مولانا جماعت میں ایک شعبہ تصنیف و تالیف قائم کیا گیا تھا اس کی کوئی کارکردگی سامنے نہیں آئی؟

ج جھنگ میں ہمارا جو مرکز ہے اس میں جگہ بہت تھوڑی ہے اور اس میں اتنے دفاتر کا قیام عمل میں نہیں آسکتا تو یہ جو شعبہ تصنیف و تالیف ہے اس کو ہم نے لاہور منتقل کر دیا ہے فاروق اعظم سکریٹریٹ میں جو ہمارا نیا مرکز قائم ہو رہا ہے تو وہاں ابھی تعمیرات مکمل نہیں ہوئیں اور ابتدائی کچھ کمروں پر مشتمل قصر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہے اور یہ شعبہ تصنیف و تالیف موثر طور پر وہاں کام شروع کرے گا جب وہاں تعمیر مکمل ہو جائے گی وہاں انشاء اللہ شعبہ تصنیف و تالیف میں کچھ آدمی بھی بٹھائیں گے جو نئے حالات کے مطابق لٹریچر تحریر کریں گے اور شائع بھی کریں گے اور پوری دنیا میں شیعہ کے بارے میں جو سوال و جواب کرتے ہیں ہم ایک ماہر مناظر کو بٹھائیں گے جو شیعہ کی طرف سے ہونے والے سوالات کا وہ وہاں سے جواب دے گا تو شعبہ تصنیف و تالیف کو مستحکم کرنا یہ ہماری ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں اسی طرح شعبہ تصنیف و تالیف کے علاوہ شعبہ نشرو اشاعت ہے تو شعبہ نشرو اشاعت ہی کی ذمہ داری وہ لٹریچر ہے جو ادارہ اشاعت المعارف نے چھاپا ہے تو ہم چاہتے ہیں شعبہ نشرواشاعت یا شعبہ تصنیف و تالیف کو نئے انداز میں مکمل کیا جائے تو شعبہ کے انچارج مولانا عبدالمجید ہزاروی ہیں اور مصروفیات ان کے اپنے ادارہ کی کافی ہیں میں نے ان کو کہا ہے کہ آپ پاکستان کے تمام ٹیلی ویژنوں میں اور ریڈیو میں اس طرح کریں کہ فوری طور پر ایک احتجاجی مراسلہ لکھیں اور تمام سیکرٹری اطلاعات جتنے بھی پنجاب اور تمام صوبوں میں ہیں ان کی میٹنگ بلائیں کیونکہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن میں ایک تو فحاشی بہت پھیل چکی ہے اور دوسرے نمبر پر ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے اندر شیعہ کی لابی بہت زیادہ موثر ہوگئی ہے تو اس لئے شعبہ نشرواشاعت کو میں کہوں گا پھر دوبارہ آپ کے اس انٹرویو کی وساطت سے کہ ریڈیو اور ٹیلی

ویژن کی سرگرمیوں پر نظر رکھیں اور اس کو لیٹر جاری کریں اور ان سے وفود کی ملاقات کروائیں وزیر اطلاعات کو بھی اور ڈائریکٹر وغیرہ کو بھی۔ تو اس طرح یہ شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی انشاء اللہ موثر طریقے سے ہوگا جو ہمارے پروگرام میں شامل ہے اور شعبہ نشرواشاعت کو بھی ہم اس سلسلہ میں منظم کر رہے ہیں۔

س:۔ سپاہ صحابہ پاکستان کے علاوہ کن ممالک میں قائم ہو چکی ہے اور وہاں کام کی نوعیت کیا ہے؟

ج:۔ اس وقت سپاہ صحابہ دنیا کے ڈھائی درجن ممالک میں قائم ہو چکی ہے باقاعدہ ان میں سب سے زیادہ سپاہ صحابہ کا کام متحدہ عرب امارات میں ہو رہا ہے متحدہ عرب امارات میں چونکہ سات ملک ہیں وہاں ساتوں ملکوں میں علیحدہ علیحدہ باڈیاں تشکیل پا چکی ہیں اور مولانا محمد صدیق ہزاروی جو وہاں عرب امارات سپاہ صحابہ کے صدر ہیں ان کی کارکردگی بہت قابل تعریف ہے انہوں نے ساتوں ریاستوں کے اندر علیحدہ علیحدہ جماعت کو منظم کیا ہے اور محنت کر رہے ہیں دوبئ' ابو ظہبی' راس الخیمہ' اسی طرح شارجہ' النصرہ اور عجمانیہ جتنی بھی ریاستیں ہیں علیحدہ علیحدہ سپاہ صحابہ کا کام باقاعدہ طور سے ہو رہا ہے اسی طرح سعودی عرب کے اندر جماعت انشاء اللہ کافی حد تک بہتر کام کر رہی ہے وہاں سیف الرحمان صاحب سپاہ صحابہ کے سرپرست ہیں اور ان کی سرپرستی میں بہتر انداز میں کام ہو رہا ہے اور اسی طرح قاری امان اللہ مدینہ منورہ میں کام کر رہے ہیں مرزا ریاض صاحب مکہ مکرمہ میں سپاہ صحابہ کا کام کر رہے ہیں باہر کے ملکوں کے اندر پاکستان کی طرح تو کام نہیں ہو سکتا کہ جس طرح یہ جلسے اور جلوس ہوتے ہیں لیکن وہاں پر مولانا حق نواز کی تقاریر اور کچھ لٹریچر عربی میں اس کو ہم عام کر رہے ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً وہ لوگ پاکستان میں بھی سپاہ صحابہ کی امداد بھی کرتے رہتے ہیں۔ ڈونیشن کر کے چندہ کر کے اپنے طور پر جماعت کے ساتھ تعاون کرتے ہیں اسی طرح سعودی عرب کے علاوہ سپاہ صحابہ قطر میں قائم ہوئی ہے بحرین میں بھی سپاہ صحابہ قائم ہوئی ہے اور کویت میں بھی سپاہ صحابہ قام ہو چکی ہے یہ تو عرب ملک ہیں اسی طرح بنگلہ دیش میں مولانا حبیب الرحمان صاحب سلہٹ کے بڑے مجاہد اور بنگلہ

دیش سپاہ صحابہ کے صدر ہیں اور وہاں پر بہت کام کر رہے ہیں بنگلہ دیش میں سپاہ صحابہ کا جذبہ کئی ملکوں سے زیادہ ہے اسی لئے کہ وہاں تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے جلسوں کا ماحول پاکستان جیسا ہے تو بڑے بڑے جلسے ہوتے ہیں ابھی میں بنگلہ دیش کے دورہ سے آیا ہوں تو وہاں مولانا نور الاسلام کو ڈھاکہ میں سپاہ صحابہ کا صدر بنایا ہے ڈھاکہ سٹی کا۔ وہ بڑے موثر ہیں ختم نبوت میں بھی وہ کام کر رہے ہیں اور سپاہ صحابہ میں اسی طرح انڈیا میں بھی سپاہ صحابہ مسلمانوں میں بہت مقبول ہو رہی ہے۔ بہت زیادہ کیسٹیں دلی کے اندر اور سہارن پور میں سپاہ صحابہ کی پہنچ چکی ہیں اور ہمارا لٹریچر بھی وہاں پہنچ چکا ہے شروع شروع میں تو مولانا حق نواز" کی اور ہماری کیسٹیں وہاں بلیک پر ملتی تھیں اور قطاروں میں لگ کر لوگ کیسٹیں لیتے تھے دو سال پہلے اور اس وقت اس کمی کو دور کیا ہے اور وہاں کافی لٹریچر پہنچایا ہے اور اسی طرح سپاہ صحابہ کا یورپین ممالک کا ہو رہا ہے اسکاٹ لینڈ میں سپاہ صحابہ قائم ہوئی ہے اور اسکاٹ لینڈ میں سپاہ صحابہ کے صدر صابر علی صاحب ہیں جو گلاسکو سنٹرل ماسک کے انچارج بھی ہیں اور اسی طرح حافظ عبدالحمید صاحب ہیں۔ برطانیہ میں جو صدر ہیں سپاہ صحابہ برطانیہ کے وہ وہاں کافی کام کر رہے ہیں اور قاری امداد اللہ قاسمی برمنگھم میں ہیں وہ الحمدللہ بڑا کام کر رہے ہیں قاری محمد طیب قاسمی کو میں نے برطانیہ میں سپاہ صحابہ کا سرپرست مقرر کیا ہے ان کی نگرانی میں وہاں کافی کام ہو رہا ہے مولانا امداد الحسن نعمانی اور دوسرے بڑے علماء وہاں پر سپاہ صحابہ کے اندر شامل ہو رہے ہیں تو برطانیہ کے جتنے صوبے ہیں صوبہ وائز جماعت وہاں بھی بن گئی ہے اور پورے برطانیہ کے اندر سپاہ صحابہ کی باڈی موثر طریقہ سے کام کر رہی ہے پہلی مرتبہ سپاہ صحابہ نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سال اپریل مئی میں یعنی نیا سال ۱۹۹۵ء کا ہے برطانیہ کے اندر عالمی شان صحابہ کانفرنس کریں گے اس کانفرنس کے انعقاد کا برمنگھم میں فیصلہ ہوا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ان ملکوں میں جس تیزی سے کام ہو رہا ہے اور آپ کچھ ہی سالوں کے بعد دیکھیں گے کہ یہ کام اتنی بڑی تعداد میں آگے چلا جائے گا کہ وہ پاکستان جیسا ماحول ہوگا اور ہر آدمی سپاہ صحابہ کی بات کرے گا۔ انشاء اللہ۔ اس کے علاوہ امریکہ میں سپاہ صحابہ کا کام ان کاموں سے زیادہ تیزی سے شروع ہوا۔ امریکہ میں

پچاس ریاستیں ہیں اور ایک ایک ریاست پاکستان سے بڑی ہے ہزاروں میل لمبا ملک ہے یعنی ۱۰ گھنٹے یہاں تو کراچی سے پشاور ڈیڑھ گھنٹے میں چلے جاتے ہیں۔ وہاں دس گھنٹہ امریکہ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے میں لگتے ہیں تو میں نے امریکہ کے اندر یہ جو دورہ ابھی کیا تھا اگست میں تو اس میں تمام ریاستوں کے نمائندوں کو جمع کیا تھا نیویارک میں اور وہاں میں نے سپاہ صحابہ تشکیل دی ہے وہاں پر اٹک کے ایک ساتھی ہیں ارشد علی ان کو میں نے امریکہ میں سپاہ صحابہ کا صدر بنایا ہے اور وہاں کیلفورنیا میں نیویارک میں اور واشنگٹن میں نیو جرسی میں اور یہ جو بڑے بڑے وہاں صوبے ہیں ان میں پاکستان جیسا کام شروع ہو گیا ہے اور وہاں شیعہ بھی بڑا پریشان ہے کیونکہ انٹرویو وہاں بی بی سی اور وائس آف امریکہ میں آئے اور امریکن ٹیلی ویژن میں بھی میرا انٹرویو آیا۔ اس میں بھی میں نے شیعہ کے کفر کا واضح اعلان کیا اس ٹیلی ویژن میں اور اس اعلان کے بعد وہاں شیعہ لابی بڑی متحرک ہوئی ان کا خیال تھا کہ جہاں بھی ان کا پروگرام ہو رہا ہے مداخلت کریں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں کامیابی بخشی۔ اسی طرح امریکہ کے علاوہ جاپان میں سپاہ صحابہ کا کام بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے دو سال پہلے جس نے دورہ کیا تھا۔ ساؤتھ پسفک کا جس کے سات ملک ہیں۔ آسٹریلیا وہاں سپاہ صحابہ قائم ہوئی ہے اور فجی آئرلینڈ میں سپاہ صحابہ قائم ہوئی ہے اور نیوزی لینڈ میں سپاہ صحابہ قائم ہوئی ہے۔ تو اس طرح یہ جو ممالک ہیں ان ساؤتھ پسفک کے ساتوں ملکوں میں پے در پے سپاہ صحابہ کی باڈیاں تشکیل پا چکی ہیں اور وہاں کے صدر جنرل سیکرٹری الحمدللہ تیزی سے کام کر رہے ہیں اس سلسلہ میں میرا تمام لٹریچر انگریزی میں بھی چھپ رہا ہے اور امریکہ کے اندر بہت سارے احباب ہیں جنہوں نے ہمیں انگریزی میں لٹریچر چھاپنے کی پیش کش کی ہے اور اس طرح ۲۰ ہزار کی تعداد میں سپاہ صحابہ کا لٹریچر ہم بھیج رہے ہیں وہاں ان کے ساتھیوں نے اس کے لئے تعاون کیا ہے اور وہ لٹریچر بھی چھپ رہا ہے اسی طرح برطانیہ کے ایک ساتھی نے تاریخی دستاویز کے لئے کچھ تعاون کیا ہے اور وہ تاریخی دستاویز جس میں شیعہ کی ۱۶۵ کتابوں کی فوٹو سٹیٹ ہم چھاپ رہے ہیں ۵۰۰ صفحہ پر مشتمل ہو گی یہ دستاویز ہم نے سابقہ وزیراعظم نواز شریف صاحب کو وہاں پیش کی تھی اس کو اسی طرح ہم چھاپ

رہے ہیں اور یہ جو دستاویز ہے اس کی اشاعت سے میں سمجھتا ہوں کہ پوری دنیا میں شیعہ کا کفر بے نقاب ہو جائے گا۔ اس لئے کہ شیعہ کی اصل کتابوں کا عکس ہے اور اس میں ہم تمام فتویٰ جات شائع کر رہے ہیں ایسے فتویٰ جات اور ایسے کام کرنے سے سپاہ صحابہ کا کام عروج پر ہو گا کیونکہ تاریخی دستاویز تین زبانوں میں مشتمل ہے۔ عربی' انگریزی اور اردو تو عربی ملکوں کے اندر بھی شیعہ کا کفر واضح ہو گا اور دستاویز کی اشاعت سے ان تمام ملکوں میں کام کرنے میں بہت مدد ملے گی تو میں نے آپ کو بتایا کہ مغربی ممالک میں اور یورپین ملکوں میں اور افریقی اور ایشیائی ملکوں میں سپاہ صحابہ کا کام بہت تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے یہ صحیح معنی میں پاکستان کی واحد جماعت ہے جو انٹر نیشنل جماعت ہے انٹر نیشنل ایسی کوئی جماعت نہیں سوائے تبلیغی جماعت کے اس لئے کہ پاکستان کی کوئی مذہبی اور دینی جماعت ایسی نہیں کہ جس کے ستائس اٹھائیس ملکوں میں دفتر ہوں یہ صرف سپاہ صحابہ ہے کہ ان ممالک میں ہمارے دفاتر بھی ہیں ہماری تنظیم کے عہدیدار بھی ہیں اور بڑے لوگ کام کر رہے ہیں۔ کیسٹوں پر کیسٹیں پھیلا رہے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ کیلے فورنیا میں مولانا حق نواز جھنگوی" اور میری تقریروں کی ۱۸۰ تقریریں ایک ہی آدمی کے پاس ہم نے دیکھیں تو حیران ہو گئے اسی طرح مدینہ منورہ کے اندر ایک لڑکا ہمیں اپنے گھر لے گیا اور اس نے اپنے الماریاں ہمیں دکھائیں تو وہاں پر ہماری پانچ سو تقریروں کی کیسٹ موجود ہیں آپ اس سے غیر ملکوں میں سپاہ صحابہ کے کام کی نوعیت کو دیکھ سکتے ہیں اس طرح تیزی کے ساتھ یہ کام آگے بڑھ رہا ہے۔ اسی طرح برطانیہ کے علاوہ ناروے میں کام بہت زیادہ بڑھ رہا ہے اور ایمسٹرڈم ہالینڈ یہاں سپاہ صحابہ کا کام کافی بڑھ رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ سپاہ صحابہ کا کام اس تیزی کے ساتھ جس طرح ہم انگریزی میں لٹریچر چھاپ رہے ہیں یا عربی میں چھاپ رہے ہیں کوشش ہے ہماری کہ فرانسیسی زبان میں بھی چھاپیں۔ جب یہ سلسلہ شروع ہو گا تو دنیا کے اندر واحد جماعت سپاہ صحابہ ہو گی جو پوری دنیا کے اندر بیک وقت رول ادا کرے گی۔ شیعہ کے خلاف اور ناموس صحابہ کے تحفظ اور غلبہ اسلام کے لئے۔ واللہ اعلم۔

س:۔ کچھ عرصہ سے شیعیت انتہائی دہشت گردی پر اتر آئی ہے۔ کارکن

اپنے آپ کو ہر جگہ غیر محفوظ سمجھتے ہیں آپ نے اس سلسلہ میں قائدین اور کارکنان کی حفاظت کے لئے کیا سوچا ہے؟

ج: سپاہ صحابہ ایک نظریاتی جماعت ہے اور دینی اور نظریاتی جماعتیں جو ہیں وہ ہمیشہ قربانیاں دیتی آئی ہیں۔ یہ تاریخ اسلام کی روشنی میں میں کہہ رہا ہوں کہ دنیا کے اندر جتنی بھی مذہبی اور دینی جماعتیں آج تک قائم ہوئی ہیں۔ جس جماعت نے بھی نظریاتی طور سے کام کو آگے بڑھایا ہے جو جماعت بھی نظریاتی طور سے کام شروع کرے گی۔ اس کو مشکلات کا سامنا ہوگا اگر وہ اپنے کام میں مخلص ہے چودہ سو سال کی اسلامی تاریخ میں کوئی ایسی دینی جماعت اور گروہ ایسا نہیں آیا کہ جس نے دین کا کام اخلاص سے شروع کیا ہو اور اس کو پریشانی نہ ہوئی ہو آپ ائمہ کی تاریخ کو دیکھیں کہ امام ابو حنیفہ نے جیل کاٹی امام احمد بن حنبل" نے کوڑے کھائے امام مالک" کا منہ کالا کر کے مدینہ کی گلیوں میں پھرایا گیا امام بخاری" کو دھکے دیکر شہر سے نکال دیا گیا تو یہ پرانی ایک ہسٹری ہے اسلام کی اور اسی طرح جو بھی فتنے آئے فتنہ تاتار آیا تاتار کا فتنہ سب سے بڑا تھا۔ فلاسفہ کا فتنہ تھا۔ معتزلہ کا فتنہ تھا جتنے بھی فتنے تھے ہر ایک کا مقابلہ اس دور کے علماء نے کیا تو میں سمجھتا ہوں اسی طرح سپاہ صحابہ کی جو تاریخ ہے اس کی لڑی بھی ان لوگوں سے ملتی ہے اور ہماری لڑائی شیعوں کے خلاف ہے۔ چودہ سو سال سے تو ہر دور کے علماء نے ان کے خلاف کام کیا مثلاً" شیعہ کے خلاف فتاویٰ دیئے مناظرے کئے شیعہ کے جتنے بھی مسائل ہیں ان کا جواب دیا یہ دور تھا پہلا لیکن اب دور اور ہے اب شیعہ کو امت مسلمہ سے علیحدہ کرنے کا جو پروگرام ہے۔ یہ باقاعدہ طریقہ سے پہلی دفعہ شروع ہوا حالانکہ فتویٰ جات علماء کے ہیں کہ جن لوگوں نے شیعہ کا مطالعہ کیا انہوں نے کہا یہ کافر ہیں، لیکن شیعہ کفر کو منوایا نہیں گیا۔ لیکن کفر کو منوانا عیسائیوں اور یہودیوں کی طرح کہ یہ کافر ہیں یہ پہلی دفعہ ہوا اور یہ ہوا ایران کے اس انقلاب کی وجہ سے۔ تو جو خمینی کا انقلاب آیا اس نے زور دیا کہ ہم اسلام کے علمبردار ہیں اس کے جواب میں سپاہ صحابہ نے اس طرح رول ادا کیا اور اس کے پاس حکومت تھی اقتدار تھا پیسہ تھا جس طرح سابقہ ادوار میں تمام باطل قوتوں سے لڑائی علماء نے کی اور باطل

CamScanner

قوتیں ہمیشہ اسلحہ اور روپے پیسے سے لیس رہی ہیں اور علماء ہمیشہ فقیر اور درویش رہے ہیں تو بالکل اسی طرح آج بھی سپاہ صحابہ فقیر اور درویش کی طرح ان کے خلاف کام کر رہی ہے اور وہ قوت اور پیسہ سے لیس ہیں لیکن ہمیں یقین ہے کہ کامیابی اللہ تعالیٰ ہمیں ضرور دیں گے۔ انشاء اللہ۔

رہی بات جارحیت کی شیعہ کا جارحیت پر اتر آنا اور جارحیت کرنا یہ شیعہ کا مشن ہے اور اہل سنت کا مشن اس کو برداشت کرنا ہے دنیا کے اندر جتنی بھی نظریاتی تحریکیں ہیں انہوں نے قربانیاں دی ہیں جانیں دیں ہیں۔ مثال سے بات سمجھاتا ہوں کہ ۱۹۵۳ء میں پاکستان میں ختم نبوت کی تحریک چلی قادیانیوں کے خلاف حالانکہ اس وقت قادیانیوں کے پاس حکومت بھی نہیں تھی بلکہ ان کے سرپرست حکمران تھے تو اس کے باوجود دس ہزار آدمی شہید ہوا کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تم نے اتنے آدمی کیوں مروائے ختم نبوت کے لئے دین کے لئے آدمی کا شہید ہونا یہ تو حضور کے دور سے ہوا ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں کتنے شہید ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کتنے شہید ہوئے صحابہؓ کے دور میں کتنے شہید ہوئے دین کے لئے شہید ہوئے تو دین کے لئے شہادت یہ ورثہ ہمارا ہے اب ہم اس ورثہ پر چل رہے ہیں اگر ہم شہادتیں نہ دیں ہم قربانیاں نہ دیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کام مشکوک ہے ہمارا کام صحیح نہیں جارہا اور اگر ہم قربانیاں دیں ہماری تو لڑی ان سے ملتی ہے قربانیاں دینے سے یا قتل و غارت ہونے سے نظریاتی تحریکیں ختم نہیں ہوا کرتیں۔ ختم ہونی ہوتی تو ہو جاتی دس ہزار آدمی مرا تھا ختم نبوت کے لئے۔ آپ اور دیکھیں افغانستان کی دینی تحریک تھی ان کے ملک میں مداخلت غیر ملکیوں نے کی کافروں نے کی اور اسلام کا تشخص مٹانے کی سازش کی لیکن اس کے مقابلہ میں پندرہ لاکھ آدمی شہید ہوگیا لیکن وہ مومنٹ کامیاب ہوگئی۔ اسی طرح آپ دیکھیں فلسطینیوں نے چالیس سال سے جہاد شروع کر رکھا ہے اپنے حق کے لئے وہ نہیں مرے تو جو خالص دین کے لئے قربانی دیتا ہے وہ کیسے ختم ہو جائے گا ستر ہزار آدمی شہید ہوگئے کشمیر کے اندر لیکن وہ کشمیر کی جدوجہد نہیں ختم ہوئی ان کا نام نہیں مٹا اسی طرح سپاہ صحابہ کے ۱۸۷ کارکن مولانا حق نوازؒ سے

آج تک ۲۰ دسمبر ۱۹۹۴ء تک شہید ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ساتھی جو ہم سے جدا ہو رہے ہیں ہمیں تکلیف اور دکھ ہے لیکن نظریاتی طور پر اسلام کا جو مجاہد ہوتا ہے وہ مرنے سے کبھی نہیں ڈرا کرتا اس بات سے اپنا مشن نہیں چھوڑتا کہ میری لاش ہوگی میں مرجاؤں گا۔ جب ہم سارے لوگ اس کے لئے تیار ہیں تو پھر نظریاتی آدمی اس پر پریشان نہیں ہوتا۔ اور دیکھیں جارحیت شیعہ کا کام ہے صبر کرنا اور دین کے مشن کو پھیلانا یہ ہمارا کام ہے۔ ہم اس پر گامزن ہیں۔ ہمارے اندر بڑی کوتاہیاں ہیں۔ کمزوریاں ہیں غلطیاں ہمارے اندر ہیں، لیکن اس کے باوجود ہم دین کے اس کام کو نیک نیتی سے کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے ہماری لغزشوں کو بھی معاف کریں گے۔

میں پوری سپاہ صحابہ کی بات کر رہا ہوں۔ سپاہ صحابہ میں بڑی کوتاہیاں ہیں، کمزوریاں ہیں، سب باتیں ٹھیک ہیں لیکن اس کے باوجود یہ جو کاز ہے صحابہ کے مشن کا اس میں سب لوگ مخلص ہیں۔ کام دین کا کر رہے ہیں۔ ناموس صحابہ کا تحفظ اور غلبہ اسلام۔ میں اپنے تمام کارکنوں سے کہوں گا کہ سپاہ صحابہ کے تمام ساتھی اپنے پاس حفاظتی اسلحہ رکھیں اور چھپا کر رکھیں اس لئے کہ حکومت نے اسلحہ لہرانے پر پابندی لگائی ہے اور ہم نے اس پابندی کو قبول کیا ہے۔ اس لئے اسلحہ کو لہرانا نہیں، لیکن حفاظت کے لئے اپنے پاس اسلحہ چھپا کر رکھنا یہ ضروری ہے۔ ہم حکومت سے بھی مذاکرات کر رہے ہیں کہ پورے ملک سے تشدد کا راستہ ختم ہو اور شیعہ کو بھی اس بنیاد پر کہ امن ہو۔ تشدد ختم ہو اس لئے ان کے ساتھ بیٹھے بھی ہیں۔ اور ایک فارمولا بھی طے کرنا چاہتے ہیں اور ہماری خواہش ہے کہ اس ملک میں تشدد اور غنڈہ گردی ختم ہو اور سپاہ صحابہ کے جو قائدین ہیں۔ مولانا اعظم طارق صاحب ہیں اور اسی طرح مولانا علی شیر حیدری ہیں اور یوسف مجاہد صاحب ہیں، شیخ حاکم علی ہیں۔ ان کو بھی حکومت نے سیکورٹی گارڈ مہیا کیا ہوا ہے۔ میرے ساتھ بھی پولیس کے چار آدمی ہوتے ہیں اور گاڑی بھی پولیس کی ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں اپنے ساتھیوں سے کہوں گا جہاں حکومت گارڈ فراہم کرتی ہے۔ آپ اس کو Accept کریں۔ وصول کریں اور جہاں زیادہ خطرات ہوں وہاں انتظامیہ کو آگاہ کریں۔ یہ مثبت انداز میں ہمیں اپنا

حفاظتی پروگرام کرنا چاہئے اور اس سلسلہ میں کسی کارکن کو کوتاہی نہیں کرنی چاہئے۔ ہر کارکن کے پیچھے ہمارا دشمن جارحیت کے لئے لگا ہوا ہے اس لئے یہ بھی وطیرہ ہے کہ جب باطل کے پاس دلائل ختم ہو جاتے ہیں۔ دلائل کا جواب دلائل سے نہیں دے پاتا تو وہ تشدد پر اتر آتا ہے آپ دیکھیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جواب فرعون نہ دے سکا۔ تو تشدد پر اتر آیا۔ مروانے پر اور اسی طرح حضرت علیہ السلام کا جواب نمرود نہیں دے سکا تو ان کو آگ میں جلانے پر آگیا۔ حضور ﷺ کا جواب مشرکین مکہ نہ دے سکے تو پیغمبر ﷺ کو قتل کرنے پہ آگئے تو یہ شروع سے باطل کا رویہ ہے دلائل کے مقابلے میں یا تو دلائل کا جواب دیں ہم شیعہ کو کافر کہتے ہیں دلائل سے اس کے جواب میں شیعہ کو دلائل سے کہنا چاہئے کہ ہم مسلمان ہیں تو دلائل ان کے پاس نہیں ہیں اس لئے وہ گولی پہ اتر آیا۔ جب گولی پر اتر آئے تو یہ آخری مرحلہ ہوتا ہے اس لئے کہ سانپ جب زیادہ زخمی ہو جاتا ہے تو وہ زیادہ کاٹتا ہے تو شیعہ سانپ کی طرح ہے زیادہ زخمی ہو چکا ہے ہماری اس جدوجہد سے۔ اب وہ کاٹنے لگا ہے مگر ہمیں اس کے کاٹنے سے پریشان نہیں ہونا چاہئے اس لئے کہ یہ اس کا آخری وقت ہے۔

س:۔ مولانا حکومت نے سپاہ صحابہ کے کارکنوں کے قاتلوں کو گرفتار نہ کرنے کی قسم کھا رکھی ہے حکومت کی یہ پالیسی آپ کب تک برداشت کریں گے؟

ج:۔ اصل بات یہ ہے کہ حکومت ہمیشہ ایسے ہی کرتی ہے۔ حکومت سپاہ صحابہ کی تو ہے نہیں سپاہ صحابہ کی حکومت ہو اور جس طرح ہماری مرضی ہو ایسے کریں گے اب حکومت وعدہ کرتی رہتی ہے اور سو میں سے ایک آدھ پورا بھی ہو جاتا ہے۔ مثلاً" پنجاب حکومت نے ہمارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا کہ ہم آپ کے مطالبات مانیں گے تو یکم محرم کی چھٹی انہوں نے کرائی۔ ہم نے کہا یکم محرم کی چھٹی کا جو مطالبہ مانا گیا۔ یہ بہت بڑا ہے اس کے مقابلے میں سو مطالبے نہیں مانے ہم زور دے رہے ہیں کہ قاتلوں کو پکڑو اور جہاں حکومت قاتلوں کو نہیں پکڑتی وہاں ری ایکشن ہوتا ہے جواب میں پھر میرے بس میں بھی بات نہیں رہتی۔ میرے کہے بغیر مثلاً" بہاولنگر میں قاری سلطان احمد' گلزار ہارون آباد میں

شہید ہوا میں نے وہاں جاکر حکمرانوں سے کہا کہ اس کے قاتلوں کو پکڑو اس کا بدلہ لو انہوں نے نہیں پکڑا تو جواب میں ری ایکشن ہوا منچن آباد میں پانچ آدمی شیعہ مارے گئے۔ اب اچھا مجھے تو پتہ ہی نہیں ہے کس نے مارے کیوں مارے اور کب مارے لیکن یہ تھا ری ایکشن تو اگر ہماری بات کو تسلیم کرتے تو جھگڑا اور فساد ختم ہو سکتا ورنہ ری ایکشن ہوتا ہے اور ری ایکشن کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ جماعت نے کرایا خود بخود آدمی اٹھ جاتے ہیں اور بدلہ لینے لگ جاتے ہیں تو حکومت کو چاہئے ہمارے تمام شہداء کے قاتلوں کو پکڑے اگر نہیں پکڑیں گے تو ہم خود انتقام لینے کا حق محفوظ رکھتے ہیں اور یہ حکومت کے مفاد میں نہیں ہے ملک کے مفاد میں نہیں ہے تو حکمرانوں کو بار بار ہم کہتے ہیں زور دیکر کہتے میں مثلاً "لاہور میں ۳۶ آدمی ہمارے شہید ہوئے تو ان کا کوئی قاتل ابھی تک نہیں پکڑا گیا تو اب ایک دو آدمی پکڑے گئے تھانہ لوئر مال کے بم رکھنے والے پکڑے گئے تو انہیں سے پوچھا جا سکتا ہے کہ باقی دھماکے بھی انہی نے کئے۔

اسی طرح قاری مطیع الرحمانؒ کے قاتلوں کا بھی سراغ لگ چکا ہے تو انشاء اللہ باقی بھی ہم سراغ لگائیں گے یہ بات ریکارڈ پر آنی چاہئے کہ سپاہ صحابہ کا ایک بچہ جو شہید ہوا حکومت کے ذمہ اس کا قاتل پکڑنا ہے۔ اگر حکومت نہیں پکڑتی اور پتہ چل جاتا ہے کہ قاتل فلاں ہے تو اس کو ٹھکانے لگانا یہ ہماری ذمہ داری ہے اور سپاہ صحابہ کی قیادت کی ذمہ داری ہے اس نے اپنے کارکنوں کا بدلہ لینا ہے۔ کارکن کی شہادت پر اس کا انتقام لینا ہے۔ حکومت سے ہم انصاف مانگتے ہیں ایف آئی آر کٹواتے ہیں۔ دو چار مہینے گزر جاتے ہیں اگر حکومت نہیں کرتی تو ہمیں انتقام لینا چاہئے اگر ہم انتقام نہیں لیتے تو یہ ہماری کمزوری ہے۔

سپاہ صحابہ کے کارکنوں کے مطالعہ کیلئے لازمی کتابیں

سپاہ صحابہ کے کارکنوں کیلئے 25% خصوصی رعایت

سپاہ صحابہ کیا ہے؟ کیا چاہتی ہے؟ (انگریزی، اردو)	ابوریحان ضیاالرحمٰن فاروقی	5 / 3 روپے
سپاہ صحابہ کا نصب العین اور اسکے تقاضے (انگریزی، اردو)	ابوریحان ضیاالرحمٰن فاروقی	
پیغام توحید و سنت	ابوریحان ضیاالرحمٰن فاروقی	25 روپے
اسلام کیا ہے؟ انگریزی اردو	ابوریحان ضیاالرحمٰن فاروقی	15 روپے
رہبر و رہنما	ابوریحان ضیاالرحمٰن فاروقی	120 روپے
اسلام میں صحابہ کرام کی آئینی حیثیت	ابوریحان ضیاالرحمٰن فاروقی	140 روپے
حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رض	ابوریحان ضیاالرحمٰن فاروقی	روپے
حضرت سیدنا عمر فاروق رض	ابوریحان ضیاالرحمٰن فاروقی	روپے
حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رض	ابوریحان ضیاالرحمٰن فاروقی	روپے
حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رض	ابوریحان ضیاالرحمٰن فاروقی	روپے
حضرت سیدنا حسن رض بن علی رض	ابوریحان ضیاالرحمٰن فاروقی	روپے
حضرت سیدنا حسین رض بن علی رض	ابوریحان ضیاالرحمٰن فاروقی	روپے
حضرت سیدنا معاویہ رض بن ابی سفیان	ابوریحان ضیاالرحمٰن فاروقی	روپے
حضرت سیدہ عائشہ رض	ابوریحان ضیاالرحمٰن فاروقی	روپے
حضرت سیدہ فاطمہ رض	ابوریحان ضیاالرحمٰن فاروقی	روپے
حضرت عبداللہ بن زبیر رض	ابوریحان ضیاالرحمٰن فاروقی	روپے
حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رض	ابوریحان ضیاالرحمٰن فاروقی	روپے
حضرت خالد بن ولید رض	ابوریحان ضیاالرحمٰن فاروقی	روپے
قادیانی غیر مسلم کیوں؟ انگریزی اردو	ابوریحان ضیاالرحمٰن فاروقی	25 روپے
گستاخ صحابہ کی شرعی سزا	ابوریحان ضیاالرحمٰن فاروقی	15 روپے
خلافت و حکومت	ابوریحان ضیاالرحمٰن فاروقی	200 روپے
مولانا حق نواز شہید کا تعارف جلد بھد	ابوریحان ضیاالرحمٰن فاروقی	15 روپے
اصحاب رسول ﷺ	سید انور الحسن بخاری رح	
دفاع حضرت معاویہ رض	حضرت قاضی مظہر حسین چکوال	

افسران حکومت کے نام	ابوریحان ضیاالرحمٰن فاروقی	15 روپے
خمینی ازم اور اسلام انگریزی اردو	ابوریحان ضیاالرحمٰن فاروقی	40 روپے
حقیقت مذہب شیعہ	مولانا شیر علی	15 روپے
بطلان مذہب شیعہ	مولانا عبدالشکور لکھنوی رح	15 روپے
ایرانی انقلاب اور شیعیت	مولانا منظور احمد نعمانی	45 روپے
تاریخ مذہب شیعہ	مولانا عبدالشکور لکھنوی رح	45 روپے
فرقہ واریت کیا ہے؟	ایم آئی صدیقی	10 روپے
شیعہ اور قرآن	مولانا عبدالشکور لکھنوی رح	40 روپے
سپاہ صحابہ کی پارلیمانی جد و جہد	محمود اقبال	25 روپے
معیار صحابیت	ڈاکٹر علامہ خالد محمود	40 روپے
مولانا حق نواز شہید کی پندرہ تقاریر	از مولانا محمد ضیاء القاسمی	40 روپے
مولانا ضیاالرحمٰن فاروقی کی [illegible]	[illegible] اقبال	80 روپے
رشتہ [illegible]	[illegible] اقبال زنگونی	25 روپے
امام مہدی کے بارے میں شیعہ [illegible]	ایم آئی صدیقی	
حکایات صحابہ رض	مولانا محمد زکریا قدس سرہ	
تحفہ شیعیت اور صراط مستقیم	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	
حضرت معاویہ رض اور تاریخی حقائق	مولانا محمد تقی عثمانی	
رد الروافض	مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی	
الشیعہ والسنۃ	علامہ احسان الٰہی ظہیر	
ارشاد الشیعہ	حضرت مولانا سرفراز خان صفدر	
ایک ہزار سوال کا جواب	مولانا مہر محمد میانوالوی	
خلفائے راشدین	علامہ عبدالستار تونسوی	
اہلسنت پاکٹ بک	علامہ دوست محمد قریشی	

کوئی کتاب وی پی نہیں بھیجی جاتے گی۔

ملنے کا پتہ: اِدارہ اشاعت المعارف ◎ ریلوے روڈ فیصل آباد ۰۴۱۱ ۶۴۰۰۲۴